مطفّفین

سورہ نمبر 83

تنزیلی نمبر 20

آیات 36

پارہ 30

مکی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ مطففین

تعارفی نوٹ

1. نام و معنی

- **المطفّفین** " ←کمی کرنے والے/ناپ تول میں ڈنڈی مارنے والے" (لفظ *تطفیف* سے: حق سے تھوڑا کم دینا)

2. مکی/مدنی حیثیت

- **اکثر مفسرین** ←مکی
- **کچھ روایات (مثلاً ابنِ عباسؓ سے منقول)** ←مدنی؛ دلیل یہ کہ مدینہ کی منڈیوں میں ناپ تول میں کمی پائی جاتی تھی تو یہ آیات نازل ہوئیں۔
-
- نتیجہ ← عملی اعتبار سے دونوں آرا معروف ہیں؛ مضمون ہجرت سے پہلے اور بعد—دونوں سیاقوں میں یکساں معنوی وزن رکھتا ہے۔

- **آیات کی تعداد: 36آیات**

4. مرکزی موضوع

- **معاشی دیانت** ←ناپ تول میں خیانت کی سخت مذمت
- **آخرت کی جواب دہی** ← بدکاروں کا نوشتہ "سِجِّین" میں اور نیکوکاروں کا "عِلِّیِّین" میں
- **دنیا و آخرت کی اُلٹ پھیر** ← آج مجرم اہلِ ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں؛ قیامت کو عزّت و عار الٹ جائے گی

5. ساختی خاکہ(Macro Outline)

- ← **1–6**ناپ تول میں کمی کی مذمت اور یومِ حساب سے غفلت
- ← **7–17**فُجّار کا ریکارڈ "سِجِّین" میں، انکار و تکذیب کے نتائج
- ← **18–28**ابرار کا ریکارڈ "عِلِّیِّین" میں، نعمت و سرور کی کیفیات
- ← **29–36**دنیا میں اہلِ ایمان کا مذاق؛ آخرت میں عزّت کی بازیابی

6. **تاریخی/سماجی پس منظر (مختصر اشارہ)**

- عربی بازاروں میں ناپ تول کی خرابی ایک معروف معاشرتی مرض تھی ← قرآن نے اسے صرف قانونی نہیں بلکہ **ایمانی/اخلاقی جرم** قرار دیا، اور اسے قیامت کے یقین سے جوڑ دیا۔

فضیلت سورہ مطففین

📖 **خواص القرآن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا تو جب اس کا نامہ اعمال دکھلایا جائے گا تو اللہ اسے رسوائی سے پناہ فراہم کرے گا اور اس کے شرم گاہ کو چھپا رکھے گا اور قیامت کے دن اس کی شان کو بہتر بنائے گا اور اگر پڑھنے والا قید خانے میں ہو یا قیدی ہو اور وہ خود پر آویزاں کرلے تو اللہ اس کی رہائی کو آسان بنادے گا اور وہ جس عالم میں ہوگا اور جس سے خوفزدہ ہوگا یا جس بارے میں اسے ڈرایا جارہا ہوگا ان سب سے چھٹکارا پاجائے گا اور اللہ کے حکم سے جلد ہی اس کی حالت درست ہوجائے گی۔ (خصوصیات و فوائد قرآن بحوالہ ثواب الاعمال)**

📖 **امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو یہ سورہ بارش کے وقت پڑھے گا تو اللہ ہر قطرے کے مطابق جو برسے گا اس شخص کی مغفرت فرمادے گا اور اگر اس سورے کو آنکھ پر پڑھا جائے تو نظر کو تقویت ملتی ہے اور قدرتِ خداوندی سے آشوب اور پردہ ختم ہوجاتا ہے۔ (خصوصیات و فوائد قرآن بحوالہ تفسیر البرھان۔)**

📖 **تفسیر مجمع البیان میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس سورہ کی تلاوت کی اللہ تعالٰی اُسے جنت کی خالص شراب سے سیراب فرمائے گا۔ (نورالثقلین)**

وقتِ نزول

✏ **یہ سورہ مشہور قول کے بنا پر ابتدائی مکی سورۃ ہے، اور چونکہ اس کا ربط سورہ تکویر و انشقاق کے ساتھ خاص ہے تو اس لیے یہ تینوں سورتیں ایک ساتھ رکھی گئی ہیں۔**

✏ **سورہ تکویر** میں کہا گیا: یہ **وحی/قرآن اللہ کی طرف سے ہے** جو تمہارا بلکہ سب عالمین کا رب ہے (کسی نے پوچھا، ٹھیک ہے مان لیا، پر اب کیا؟)--- **سورہ انشقاق** میں کہا گیا، تمہیں مر کر دوبارہ زندہ ہونا ہے اور تمہارا **حساب ہونا ہے**--- (کسی نے پوچھا، حساب ہوگا پر کیسے؟)--- **سورہ انفطار** میں کہا گیا، **کراما کاتبین، لکھ رہے** جو تم کر رہے، ذرہ ذرہ کا عمل و قول لکھا جا رہا--- (کسی نے پوچھا، ٹھیک ہے، پر **عمل کریں تو کیا کریں؟**)--- اس کا جواب اس سورہ میں اب دیا جارہا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1۔ وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ۙ﴿۱﴾

ہلاکت ہے کمی کرنے والوں کے لیے۔

(اسرار احمد)

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ
اور انصاف کے ساتھ وزن قائم کرو اور میزان میں کمی نہ کرو۔”
(الرحمن، 55:7–9)

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ
“اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو۔”
(الأنعام، 6:152)

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ
“اور جب ناپو تو پوری ناپو اور سیدھی ترازو سے تولو۔”
(الإسراء، 17:35)

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ • وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ • وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
“ناپ پوری کرو، سیدھی ترازو سے تولو، اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر مت دو۔”
(الشعراء، 26:181–183)

إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
“بے شک اللہ انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے۔”
(النحل، 16:90)

🔤 **لفظی ترجمہ**

- **وَیْلٌ** ← ہلاکت/سخترین خرابی/عذاب
- **لِ** ← کے لیے
- **الْمُطَفِّفِیۡنَ** ←کمی کرنے والے (ناپ تول میں ڈنڈی مارنے والے)

بامحاورہ“ : خرابی ہے اُن لوگوں کے لیے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں۔”

📖 **اَلطَّفِیْفُ** ۔ تھوڑی چیز۔ نامکمل و ناقص چیز۔ اَ لطُّفَافَةُ۔ برتن کے بھرنے میں جس قدر کمی رہ جائے۔ طَفَّ النَّاقَةَ یُطُفُّهَا۔ اس نے اونٹنی کے پاؤں باندھ دئے۔ اَطَفَّتِ النَّاقَةُ ۔ اونٹنی نے نا تمام بچہ دیا۔ طَفَّفَ الْمِکْیَالَ ۔ اس نے پیمانہ کو پورا نہیں بھرا۔ اس میں کمی کی**(تاج وراغب)۔

قرآن کریم میں ہے۔ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ [83:1] **"مطففین" کے لیے تباہی ہے۔** اور اس سے اگلی دو آیتوں میں خود ہی اس کی تشریح کر دی کہ مطففین وہ ہیں کہ جب وہ لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا ناپ کر لیتے ہیں ،اور جب دیتے ہیں تو ناپ اور وزن میں کمی کر دیتے ہیں [83: 2-3]۔ قرآن کریم نے اس کا نتیجہ تباہی اور بربادی بتایا ہے (وَيْلٌ)۔ یہ اس معاشرہ کا ذکر ہے جس میں نظام زندگی کا یہ انداز ہو کہ سرمایہ دار اور صاحب اقتدار طبقہ دوسروں کی محنت کا پورا پورا معاوضہ نہ دیں بلکہ ان کی محنت کی کمائی سے اپنے عیش و عشرت کا سامان بہم پہنچائیں۔

قرآن کریم اسے **تَطْفِيْفٌ** کہتا ہے اور اس نظام کا انجام تباہی اور بربادی بتاتا ہے۔ پھر اس لفظ کے معنی (اونٹنی کے پاؤں باندھنے) میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اس سے **کام کرنے والوں کی صلاحیتیں زنجیروں میں جکڑی رہتی ہیں** اور کبھی بھی اپنی حقیقی جولا نگاہ کی انتہائی وسعت تک نہیں پہنچنے پاتیں۔ وہ سمٹی ، سکڑی، بندھی اور ناتمام رہ جاتی ہیں۔ لہٰذا تَطْفِيْفٌ کے معنی صرف معاشی ناہمواریاں ہی نہیں بلکہ **اس میں انسان کے احترام اور عزت میں کمی کرنا بھی داخل ہے۔** جس انداز اور طریق سے بھی شرف انسانیت میں کمی واقع ہو جائے وہ تَطْفِيْفٌ ہے۔ جس معاشرہ میں تکریم آدمیت اور احترام انسانیت میں کمی ہو (یعنی انسان کا پورا پورا احترام بہ حیثیت انسان نہ کیا جائے) وہ مطففین کا معاشرہ ہے جس کا انجام تباہی ہے۔(مفہوم القرآن)

🖉 (درسِ توحید و قیامت کے بعد) **شخصی عبادت اپنی جگہ، پر عملی طور پر "دین" کا پہلا درس معاشرتی اصلاح ہے کہ معاشرہ کا بگاڑ (ظلم، چوری، بددیانتی، جھوٹ، جبر، حقوق کی پامالی...) کا جنم ہی تب ہوتا ہے جب عدل، انصاف اور معاشرہ کی اصلاح کو پسِ پُشت ڈال دیا جائے۔**

💡 خواہ معمولی ہی کیوں نہ ہو، ناپ تول میں کمی حقوق العباد کی صریح خیانت ہے؛ اس پر شدید تباہی کی وعید ہے۔

🤲 **اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ**

"اے اللہ! اپنے حلال سے مجھے حرام سے بے نیاز کر اور اپنے فضل سے سب کے مقابلے میں غنی فرما۔" *(منقول دعا)*

احادیثِ موضوع

- **"مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي ۔** جو دھوکہ دے وہ مجھ سے نہیں۔"
(باب: قول النبی ﷺ (*صحیح مسلم*، کتاب الایمان، باب: "من غشنا فلیس مناSunnah ".

- **گیلے اناج کا واقعہ (مارکیٹ انسپیکشن) :**نبی ﷺ نے ڈھیر میں ہاتھ ڈال کر نمی پائی، فرمایا: "اوپر کیوں نہ رکھا کہ لوگ دیکھ لیتے؟ **جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔** "*جامع ترمذی 1315* (کتاب البیوع)Sunnah

- **مدینہ اور ناپ تول کی اصلاح :**ابنِ عباسؓ سے روایت—نبی ﷺ جب مدینہ آئے تو لوگ وزن/پیمائش میں بدترین تھے؛ تب **المطففین** نازل ہوئی اور وہ درست ہوگئے۔ *سنن ابنِ ماجہ 2223* (باب التوقّی فی الکیل والوزن)Sunnah+1

- **سچائی میں برکت، جھوٹ میں برکت اٹھ جانا" :**بیع کے دونوں فریق جب تک جدا نہ ہوں فسخ کا حق رکھتے ہیں؛ اگر **سچ** بولیں اور **کھول کر** بیان کریں تو معاملے میں برکت ہے، ورنہ برکت اٹھ جاتی ہے۔ "*متفق علیہ* (بخاری 2110؛ مسلم 1532)Abuamina Elias

الکافی میں "باب: الغش (عیب چھپانا غِشّ ہے) فی التجارۃ" کے تحت امامی روایات میں صریح ممانعت؛ نیز *دستغیب* کی *گناہانِ کبیرہ* میں "ناپ تول میں کمی" کبیرہ گناہ شمار، ائمۂ اہل بیتؑ سے نصوص منقول۔ Thaqalayn+1Al-Islam.org

- **نہج البلاغہ — مکتوب 53 (مالکیہ الأسواق/عدلِ بازار) :**حضرت علیؑ کی گورننس ہدایات میں بازار، وزن و پیمائش اور انصاف پر تاکید—بددیانتی/غش سے سخت منع۔ Al-Islam.org+1Islamic Thought

2۔ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾

کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔

(جوناگڑھی)

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ
"اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر مت دو، اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا کرو۔"
(هود، 11:85)

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ • وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ • وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
"ناپ پوری کرو اور کمی کرنے والوں میں نہ بنو، سیدھی ترازو سے تولو، اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر مت دو۔"
(الشعراء، 26:181–183)

🔤 **لفظی ترجمہ**

- **الَّذِينَ** =وہ لوگ جو، **إِذَا** =جب، **اكْتَالُوا** =انہوں نے ناپ لیا/پیمانہ لیا، **عَلَى النَّاسِ** =لوگوں سے/لوگوں پر، **يَسْتَوْفُونَ** =پورا پورا لے لیتے ہیں/مکمل وصول کرتے ہیں۔

📖 **كَالَ الطَّعَامَ۔ يَكِيْلُهٗ** ۔ كَيْلاً ۔ غلے کو ناپا*(تاج)۔۔ تاج نے كَالَ اور اِكْتَالَ دونوں ہم معنی بتا کر فرق یہ کیا ہے کہ **كَالَ کے معنی ہیں، خود ناپ کر دوسرے کو دینا اور اِكْتَالَ کے معنی ہیں اپنے لیے خود ناپ کر لینا***(تاج)
كَيْلٌ۔ **مِكْيَالٌ** ۔پیمانہ جس سے غلہ وغیرہ کو ماپا جائے۔
قرآن کریم میں بڑی تاکید سے حکم ہے کہ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ[11:84]۔ اس میں اگرچہ ترازو اور پیمانے کا ذکر ہے (کہ ماپ اور تول میں کمی نہ کرو) لیکن اصولاً اس میں معاشی عدل کا بنیادی قانون آگیا ہے۔ معاشی عدل کے معنی یہ ہیں کہ کسی کو اس کے حق سے کم نہ دیا جائے، اور نہ ہی اپنے حق سے زیادہ لیا جائے۔ (مفہوم القرآن)

💡 حق لینا برا نہیں، **حق چھیننے کے انداز** اور **دوسروں کے حق میں کمی** قابلِ گرفت ہے—ایمان دار تاجر/ملازم/ادارہ وہ ہے جو لینے دینے دونوں میں عدل رکھے۔

🖊️ **یہاں غالبا مقصــود یہی ہے کہ یہ بددیانت تاجر/دوکاندار جب سودہ ہورہا ہوتا ہے تو گراہک سے تو پورا پوراوصول کرتے ہیں، بلکہ**

کھینچ کر وصــول کرتے ہیں، پر خود جب چیز دیتے ہیں تو کمی کر کے دیتے ہیں۔

اُس دور میں ضـروری نہیں کہ پیسـا سے ہی لین دین ذریعہ ہوتا ہو، بلکہ barter-system بھی رائج ہوگـا، اس لیے گراہـک اکثر اوقات پیســے، یا ســونا چاندی کے بدلی کوئی "چیز" بھی لاتا ہوگا تبادلے کے لیے۔

ملتی جلتی verse بائیبل میں بھی موجود ہے:

✡ “Diverse weights are an abomination to the LORD; false balances are not good.” (*[Proverbs 20:23]*)
ترجمہ (اردو مفہوم): “مختلف (دوغلے) ترازو رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں؛ اور غیر ایماندارنہ ترازو اسے خوش نہیں کرتا۔”

سوا؛ : کیا “عَلَى النَّاسِ” صرف تاجروں کے لیے ہے؟

جواں : نہیں؛ ہر وہ شخص جو کسی سے پیمائش/ڈیلیوری لیتا ہے—سپلائی چین، سروس آورز، گریڈنگ/مارکنگ، بلنگ/ڈیٹا یونٹس—سب میں اصول یکساں ہے۔

“التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ” — **“**سچا امانت دار تاجر انبیاء، صدّیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔” *(جامع ترمذی، کتاب البیوع)*

- **“نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّجْشِ”** — **“**نبی ﷺ نے **نجش** (جھوٹی بولی/مصنوعی مانگ) سے منع فرمایا۔” *(صحیح بخاری/صحیح مسلم، کتاب البیوع)*
- **“أَدِّ الأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ”** — **“**جس نے تم پر امانت رکھی، اسے امانت ادا کرو۔” *(سنن أبي داود/ترمذی)*
- **“مَنْ غَشَّ مُسلِمًا فِي شِراءٍ أَوْ بَيْعٍ فَلَيْسَ مِنَّا”** — **“**امام جعفر صادقؑ سے تجارت میں غش/فریب کی صریح ممانعت۔ *(الكافي، کتاب التجارة؛ وسائل الشیعة)*
- **نہج البلاغہ، مکتوب 53** —امیر المؤمنینؑ کی حکمرانی ہدایات میں بازار کی نگرانی، وزن و پیمائش میں عدل، اور کسی کے حق میں کمی سے سختی سے روک—اسلامی مارکیٹ ریگولیشن کا نمونہ۔

3۔ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾

اور جب ناپ یا تول کر لیتے ہیں تو کم کر کے دیتے ہیں۔

(اظہر)

وَ = اور، **إِذَا** = جب، **كَالُوهُمْ** = وہ ناپتے ہیں اُن کے لیے (یعنی دوسروں کو دیتے وقت)، **أَوْ** = یا، **وَزَنُوهُمْ** = یا تولتے ہیں اُن کے لیے، **يُخْسِرُونَ** = کمی کرتے ہیں/نقصان پہنچاتے ہیں۔

- بامحاورہ ترجمہ: "لیکن جب دوسروں کو ناپ تول کر دیتے ہیں تو گھٹا دیتے ہیں (کم دے دیتے ہیں)۔"

یہ آیت **دوغلی تجارتی روش** کھولتی ہے: جب **لینا** ہو تو استیفاء (پورا پورا لینا)، جب **دینا** ہو تو تنقیص (کمی)۔ قرآن اس اخلاقی بگاڑ کو **ایمانی بیماری** قرار دیتا ہے—میزانِ عدل ٹوٹتا ہے تو معاشرتی اعتماد بھی ٹوٹتا ہے۔

اجتماعی نتائج " —جب لوگ ناپ تول میں خیانت کرتے ہیں تو قحط، مصیبت اور حکمرانوں کا ظلم مسلط ہوتا ہے۔ "*سنن ابنِ ماجہ* 4019(کتاب الفتن).
عملی مفہوم: تطفیف ← **سسٹمک بریک ڈاؤن**۔ Sunnah

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.
ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے نافع علم، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل مانگتا ہوں۔ — "*سنن ابنِ ماجہ* 925(امِّ سلمہؓ کی روایت، فجر کے بعد)Sunnah

- **وَأَجْرِ مِنْ أَسْبَابِ الحَلَالِ أَرْزَاقِي**
ترجمہ: "میری روزیاں حلال اسباب سے جاری فرما۔" — (سَحِیفہ سجّادیہ سے منقول فقہی/اخلاقی دعا کے جملات میں)حوالہ *duas.org* :

اے فرزند! اپنے اور دوسرے کے درمیان ہر معاملہ میں اپنی ذات کو میزان قرار دو، جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کیلئے پسند کرو اور جو اپنے لئے نہیں چاہتے اُسے دوسروں کیلئے بھی نہ چاہو، جس طرح یہ چاہتے ہو کہ تم پر زیادتی نہ ہو یونہی دوسروں پر بھی زیادتی نہ کرو اور جس طرح یہ چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ حُسن سلوک ہو یونہی دوسروں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک سے پیش آؤ، دوسروں کی جس چیز کو بُرا سمجھتے ہو اُسے اپنے میں بھی ہو تو بُرا سمجھو اور لوگوں کے ساتھ جو تمہارا رویہ ہو اسی رویہ کو اپنے لئے بھی درست سمجھو، جو بات نہیں جانتے اس کے بارے میں زبان نہ ہلاؤ،

اگرچہ تمہاری معلومات کم ہوں، دوسروں کیلئے وہ بات نہ کہو جو اپنے لیے سُننا گوارا نہیں کرتے۔ (نہج البلاغه، وصیت امام علیؑ، مکتوب 31)

Life After Death / مبعوثون

4۔ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّہُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۴﴾

کیا یہ لوگ نہیں سوچتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے؟

(اظهر)

1) رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ
"اے ہمارے رب! یقینا تو ہی لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں۔"
(آلِ عمران، 3:9)

2) وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ
"اور یہ کہ قیامت کی گھڑی ضرور آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں، اور اللہ قبروں والوں کو اٹھائے گا۔"
(الحج، 22:7)

3) وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ
"اور صور پھونکا جائے گا تو وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے ہوئے نکلیں گے۔"
(یس، 36:51)

4) ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ
"پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو یکایک وہ کھڑے دیکھتے رہ جائیں گے۔"
(الزمر، 39:68)

5) "He is coming to judge the earth… He will judge the world in righteousness."
"وہ آ رہا ہے کہ زمین کا انصاف کرے… وہ دنیا کا فیصلہ صداقت کے ساتھ کرے گا۔"
(زبور/Psalms 96:13)

لفظی ترجمہ

أَلَا — کیا نہیں/کیا ہرگز نہیں
يَظُنُّ — گمان کرتے/سوچتے
أُولَـٰئِكَ — وہ لوگ
أَنَّهُمْ — کہ وہ
مَبْعُوثُونَ — (دوبارہ) اٹھائے جانے والے ہیں/برپا کیے جائیں گے

- بامحاورہ ترجمہ: "کیا ان لوگوں کو یہ خیال نہیں کہ انہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟"

❓ **"یَظُنُّ" (گمان) کیوں، "یُوقِنُ" (یقین) کیوں نہیں؟ —**
✅ قرآن یہاں **گمان** کے لفظ سے ان کے "غلط/ڈھیلے مفروضوں" پر ضرب لگاتا ہے؛ مقصود **یقین** کی طرف متوجہ کرنا ہے (3:9، 22:7 سے ربط)۔

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۷ (22:7)
اے پروردگار! تو اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں سب لوگوں کو (اپنے حضور میں) جمع کرلے گا بے شک خدا خلاف وعدہ نہیں کرتا

🤲 **رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ...**
ترجمہ: "اے ہمارے رب! یقینا تو ہی لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں..." (آلِ عمران، 3:9)

- **"وَإِذَا انْقَضَتْ أَيَّامُ حَيَاتِنَا"...**(*صحیفہ سجّادیہ، دعا 11: "حسنِ انجام*)
ترجمہ (خلاصہ): "اور جب ہماری زندگی کے دن پورے ہو جائیں... (تو انجام نیک فرما)" —

5۔ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۵﴾
ایک بڑے دن کے لیے۔
(بلاغ القرآن)

🔤 **لِ** — کے لیے
يَوْمٍ —ایک دن
عَظِيمٍ —عظیم/بہت بڑا
بامحاورہ ترجمہ: "(انہیں) ایک بہت بڑے دن کے لیے اٹھایا جائے گا۔"

💡 زندگی کسی "بے حساب کھیل" کا نام نہیں؛ ہر کمی/غش ایک **عظیم دن** کی عدالت میں پیش ہونی ہے — یہی یقین روزمرہ دیانت کا محرّک ہے۔

✏️ **مطففین کو سمجھنا چاہیے، ہر چیز لکھی جارہی ہے "کرام کاتبین" کے ہاتھوں، کیا تمہیں گمان تک نہیں کہ تمہیں ایک عظیم دن**

میں (رب العالمین کے آگے) کھڑا ہونا ہے، اور حقوق العباد کے حوالے سے سخت پکڑ ہونی ہے۔ وہاں کوئی معافی نہیں جب تک حق ادا نہ کرو۔ اور آج کا ایک روپیہ کل کے سات سو روپیوں کے برابر ہوسکتے!

⚛️ یومِ حساب پر یقین فرد کی **time-preference** کو مختصر نفع سے ہٹا کر **طویل مدتی دیانت** پر لاتا ہے؛ یہی "Rule-of-Law + Audit" کلچر کا اخلاقی بیک اسٹاپ ہے۔

🤲 **وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ • يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ** " —مجھے اُس دن رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے؛ جس دن نہ مال نفع دے گا نہ اولاد، مگر وہی جو اللہ کے پاس سلامت دل لے کر آیا۔" (إبراهیمؑ کی دعا) (الشعراء، 26:87–89)

- **"If you, LORD, kept a record of sins, Lord, who could stand? But with you there is forgiveness..."**
- " اے رب! اگر تو گناہوں کا حساب رکھے تو کون ٹھیر سکتا؟ مگر تیرے پاس بخشش ہے "...(Psalms/زبور 130:3–4)

6- يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦﴾

اس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

(بلاغ القرآن)

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا
"اس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے..."
(النبأ، 78:38)

🔤 **يَوْمَ** —دن (جس دن)
يَقُومُ —کھڑے ہوں گے
النَّاسُ —لوگ

لِرَبِّ —رب کے حضور/سامنے
الْعَالَمِينَ —سارے جہانوں کے

بامحاورہ ترجمہ“ :جس دن تمام لوگ جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔”

✏️ **یہ آیت اس سورۃ کی، کلیدی آیت ہے۔**
سورہ تکویر میں کہا گیا، یہ قرآن وحی خدا ہے، کہ اس کے ایک ایک لفظ کو سنجیدہ ہوکر لو۔ سورہ انشقاق میں کہا گیا، مر کر جب اٹھائے جاؤگے تو دو حصوں میں بٹ جاؤ گے – اصحاب الیمین و اصحاب الوراء ظھرہ۔ سورہ انفطار میں کہا گیا، کہ بٹوارا اعمال کے حساب سے ہوگا اور وہ اعمال کرام کاتبین لکھ رہے۔ اور اب اس سورہ مطففین میں سمجھایا جارہا کہ اعمال میں سب سے سخت چیز حقوق العباد ہیں، اور ان اعمال ناموں کی زیادہ تفصیل آگےبتائی جارہی۔

🧠 ایک جملہ، ایک منظر :**اجتماعی قیام** +**حاکمِ مطلق کی عدالت**۔ انسان چاہیے طاقت/نیٹ ورک/سرمایہ جمع کرے، اُس دن **کوئی** سہارانہ ہوگا— یہی یقین دنیا میں دیانت کو قائم کرتا ہے۔

💡 زندگی کی ہر transaction ایک دن **کھلے کورٹ** میں پیش ہونی ہے۔ آج کے فیصلے کل کی **پیشی** بن رہے ہیں۔

❓ **(تنقیدی پہلو (سوال/جواب — دل کو چھو لینے والے انداز میں)**
سوال (ملحد/سیکولر معترض)“ :کیوں ہر ایک کو رب کے سامنے کھڑا ہونا ہو گا؟ کیا اخلاق بس سوشل کانٹریکٹ نہیں؟”
✅ **جواب** :انسانی تاریخ میں کروڑوں مظلوموں کے مقدمے **نامکمل** ہیں۔ اگر کوئی آخری اور **غیرجانبدار عدالت** نہ ہو تو عدل محض نعرہ رہ جاتا۔ “قیام للہ” اُس عدالت کا اعلان ہے—جہاں **نہ رتبہ کام آئے نہ رشتہ**؛ صرف حق۔

سوال (کاریگر/تاجر)": میں تو چھوٹی سی کٹوتی کرتا ہوں... اتنا بڑا خوف کیوں؟"

✅ **جواب:** چھوٹا "غشّ" (ڈنڈی مارنا/عیب چھپا کر چیز بیچنا) دل کی **کم تولی** ہے۔ جب دل کم تولنا سیکھ جاتا ہے تو ہاتھ، زبان، قلم سب کم دینا شروع کرتے ہیں۔ "قیام" کا تصور دل کی **ترازو سیدھی** رکھتا ہے—یہی تریاق ہے۔

سوال (طالبِ علم)": یہ منظر روز کیسے یاد رہے؟"

✅ **جواب:** رات سونے سے پہلے دو سوال لکھ لو: "آج کہاں پورا لیا؟ کہاں پورا دیا؟" پھر ایک نیکی **خاموشی سے—تاکہ دل اور عمل کے بیچ پل بنے۔**

🙌 **دعا:**

- **رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا** " —اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو نہ پکڑنا۔" (البقرہ، 2:286)
- **رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ** " —میرے رب! اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے..." (التحریم، 66:11)

📚 **رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:**

"سات قسم کے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا، اُس دن جب اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا:

1. عادل حکمران؛
2. وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا؛
3. وہ شخص جس کا دل مسجدوں سے وابستہ رہتا ہے؛
4. وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں—اسی کے لیے ملیں اور اسی کے لیے جدا ہوں؛
5. وہ مرد جسے نہایت خوبصورت عورت (ناجائز تعلق کی) دعوت دے تو وہ (انکار کرتے ہوئے) کہے: 'میں اللہ سے ڈرتا ہوں'؛
6. وہ شخص جو اس طرح خفیہ صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا؛
7. وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں (خشیت سے) بھر آئیں/بہہ پڑیں۔" (ریاض الصالحین: 449)

📚 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے:

خمس بخمس پانچ کے بدلے پانچ، لوگوں نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟ فرمایا:

i- عہد شکنی کی صورت میں دشمن مسلط ہوگا۔

ii- اللہ کے حکم کے خلاف فیصلہ کرنے سے تنگدستی آئے گی۔
iii- جب بھی فحش کاری عام ہو گی تو موت عام ہو جائے گی۔
iv- ناپ تول میں کمی کرنے سے خشک سالی اور قحط آئے گا۔
v- زکوۃ نہ دینے سے بارش نہ ہو گی۔ (تفسیر کوثر بحوالہ بحار الانوار ۷۰: ۳۷۰۔ الکشاف ۴: ۷۱۸)

سجّین

7۔ کَلَّاۤ اِنَّ کِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِیۡ سِجِّیۡنٍؕ﴿۷﴾

ہرگز نہیں! بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہے۔
(بلاغ القرآن)

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ... لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا
"کتاب رکھ دی جائے گی... چھوٹی بڑی کوئی چیز چھوڑے گا نہیں مگر اسے شمار کر لیا ہوگا..."
(الکھف، 18:49)

كُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ... اقْرَأْ كِتَابَكَ
"ہر انسان کا نامۂ عمل اس کے گلے میں لٹکا دیا... 'اپنی کتاب پڑھ'۔"
(الإسراء، 17:13–14)

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ • كِرَامًا كَاتِبِينَ
"تم پر نگہبان مقرر ہیں: معزز لکھنے والے (فرشتے)..." (الانفطار، 82:10–11)

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ
"اور جب صحیفے کھول دیے جائیں گے..."
(التکویر، 81:10)

كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
"ہماری کتاب تمہارے خلاف حق کے ساتھ بولے گی؛ ہم تمہارے اعمال نقل کرتے رہے ہیں۔"
(الجاثیة، 45:29)

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ
"ہرگز نہیں! نیکوکاروں کا ریکارڈ یقیناً عِلّیّین میں ہے۔"
(المطفّفین، 83:18)

abc
كَلَّا —ہرگز نہیں/خبردار
إِنَّ —یقیناً/بلاشبہ
كِتَابَ —(ریکارڈ/نامۂ اعمال)

الْفُجَّارِ —بدکاروں/حد توڑنے والوں کا
لَفِي —ضرور (واقع) ہے
سِجِّينٍ —سِجِّین (پست/قید خانہ نما درجہ/لوحِ اسفل)
بامحاورہ ترجمہ" : خبردار! گناہگاروں کا نامۂ اعمال تو سِجِّین نامی پست رجسٹر/قید خانۂ اسفل میں درج ہے۔"

❓ **سوال (عملیت پسند تاجر)" :** میں تو چھوٹی ڈنڈی مارتا ہوں، بڑا جرم نہیں"!

✅ **جواب :** چھوٹی ڈنڈی **عادت** بن کر **کتاب** میں مسلسل **entries** بناتی ہے؛ کل جب **صحیفے کھلیں گے** (81:10)، چھوٹے چھوٹے **غشّ** بڑا تودہ بن چکے ہوں گے۔

🌙 **نہج البلاغہ" :** *آج عمل ہے، حساب نہیں؛ کل حساب ہوگا، عمل کی مہلت نہ ہوگی* (خطبہ 42)

8۔ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا سِجِّیۡنٌ ﴿۸﴾

اور تمہیں کیا معلوم کہ سجّین کیا ہے؟
(اظھر)

💡 سجّین = بدعملی کی **فائل/قید**؛ جو عدل توڑتا ہے وہ اپنی روح کو **تنگی** کی طرف دھکیلتا ہے—یہی اس کا "رجسٹر" اور "قفس" ہے۔

9۔ کِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ﴿۹﴾

لکھی ہوئی کتاب ہے۔
(اظھر)

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ... لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا
"اور کتاب (نامۂ اعمال) رکھ دی جائے گی تو مجرم ڈریں گے... وہ نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑے گی نہ بڑی، مگر سب شمار کرے گی۔"

(الکہف، 18:49)

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ • وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ
"انہوں نے جو کچھ کیا وہ سب صحیفوں میں درج ہے؛ ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔"
(القمر، 54:52–53)

لفظی ترجمہ
کِتَابٌ — کتاب/نوشتہ/ریکارڈ
مَّرْقُومٌ —لکھا ہوا/مہر شدہ/درج شدہ

چنانچہ جہاں بھی **وَ مَآ اَدۡرٰىكَ** کی تعبیر اختیار فرمائی گئی ہے وہاں اس کے بعد اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ لہٰذا **سِجِّیۡنٍ** کی خود قرآن نے وضاحت کی ہے کہ وہ ایک ضبط تحریر میں آئی ہوئی کتاب ہے۔ نامہ عمل پر مشتمل اس کتاب کو سِجِّیۡنٍ اس لیے فرمایا ہو گا کہ یہ ایسی جگہ مقید اور بند ہے جہاں کسی کی رسائی ممکن نہیں ہے چونکہ سِجِّیۡنٍ، سن سے ہے جو قید خانے کے معنی میں ہے اور سِجِّیۡنٍ قیدی کو کہتے ہیں۔ جیسے رجل مسکّیر کہا جاتا ہے۔ (کوثر)

ہر لفظ/قدم/سودا **درج** ہو رہا ہے؛ کل تُو خود **اپنی کتاب** پڑھے گا—اس لیے آج **صفحے** سنوار لو۔

اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا —
" اے اللہ! میرا حساب آسان فرما!" —
(مسند احمد 48/6، صحیح ابن خزیمہ 849، صحیح ابن حبان 7372)

"دن بھر کی رپورٹ"—ملائکہ کا آنا جانا
فرشتے باری باری آتے ہیں اور فجر/عصر پر جمع ہوتے ہیں؛ ربّ (جو سب جانتا ہے) پوچھتا ہے: "میرے بندوں کو کیسے چھوڑ کر آئے؟" وہ جواب دیتے ہیں: "ہم انہیں **نماز** پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آئے اور نماز پڑھتے ہوئے پایا تھا۔" — سوچو! اگر دن کی **ہائی لائٹ** یہی بن جائے تو **کتاب** کی سطر سطر روشن ہو۔

نہج البلاغہ

"اے اللہ کے بندو! اپنے آپ کو تول لو قبل اس کے کہ تمہیں تولا جائے، اور اپنے آپ کا حساب لو قبل اس کے کہ تمہارا حساب لیا جائے— "...

یہی "کتابٌ مرقومٌ" کا سبق ہے: آج **خود محاسبہ**، کل **آسان حساب**۔

10۔ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۰﴾

اس روز تکذیب کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

(بلاغ القرآن)

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ

"اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی (ہی خرابی) ہے۔"

(المرسلات، 77:15)

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ

"کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جو جزا کے دن کو جھٹلاتا ہے؟"

(الماعون، 107:1)

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ • وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ

"ہرگز نہیں، بلکہ تم یومِ جزا کو جھٹلاتے ہو؛ اور بے شک تم پر نگران مقرر ہیں۔"

(الانفطار، 82:9–10)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ...

"تباہی ہے اُن کے لیے جو اپنے ہاتھ سے (بات) لکھتے ہیں... پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔"

(البقرۃ، 2:79)

وَيْلٌ —ہلاکت/تباہی/سخت خرابی

يَوْمَئِذٍ —اس دن/اُس روز

لِّلْمُكَذِّبِينَ —جھٹلانے والوں کے لیے

بامحاورہ ترجمہ" :اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی خرابی ہوگی۔"

شانِ نزول

یہاں "مکذّبین" وہ ذہنیت ہے جو (1–3) میں **تطفیف** کرتی ہے، پھر (4–6) میں **بعث/حساب** کو ہلکا لیتی ہے؛ اب اس کے نتیجے میں **یومِ قیامت** پر

وعید سنائی گئی—یہ صرف لفظی انکار نہیں، **عملی جھٹلانا** بھی ہے (حق لینا پورا، حق دینا کم)۔

🧠 جھٹلانا صرف ”عقیدہ کا مسئلہ“ نہیں—یہ **معاملات** میں بھی ظہور پاتا ہے: جب آدمی حساب/قیامت کو ”عملاً“ جھٹلاتا ہے، تو ترازو ڈنڈی مارتی ہے۔

✏️ **جب تک "ایمان" "عمل" سے ظاہر نہ ہو، تب تک ہر شخص اس آیت کے "مکذبین" میں شامل ہے۔**
(یہ سورۃ واضح طور پر "عمل" کی دعوت دیتی ہے، نجات صرف کلمہ پڑھ کر جنت میں جانے کی ٹکٹ نہیں ہے، اس لیے وہ سب روایات جو آپ کو "بغیر عمل" کے جنت میں ڈالتی ہیں وہ سب اس سورۃ کے "متن" سے ہی ٹکراتی ہیں۔)

❓ **سوال (رحمت کے امیدوار)“ :**کیا پھر امید کی جگہ نہیں؟”

✅ **جواب :**امید ہے—مگر **صدقِ توبہ** اور **حق کی واپسی** کے ساتھ۔ قرآن ”وَیل“ کہہ کر دل کو جھنجھوڑتا ہے تاکہ واپسی ہو؛ دروازہ **بند** نہیں، مگر **بے نیازی** خطرہ ہے۔

🙌 **رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا** ” —اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے؛ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔“ (المؤمنون، 23:109)

📜 **احادیثِ موضوع**

(الف) ”قرآن—یا تو تیرے حق میں حجت، یا تیرے خلاف“

نبی ﷺ کا ارشادِ گہرا: ”یہ قرآن یا تو تمہارے **حق میں** دلیل بنے گا یا **خلاف** ”.سوچو! جب آیتیں عدل/امانت کہہ رہی ہوں اور ہاتھ ڈنڈی مار رہا ہو—تو کل یہ ہی آیات ہمارے **خلاف گواہ** ہوں گی۔ دل کہے: ”اے رب! مجھے اُن میں رکھ جو تیرے کلام کی **تصدیق** کرتے ہیں، جھٹلانے والوں میں نہیں“ *.(مفہوم: صحیح مسلم—قرآن کی حجیت)*

(ب) "سچ راستہ دکھاتا ہے—جھوٹ گمراہی"
"سچائی نیکی کی طرف راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف... آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ **صدّیق** لکھ دیا جاتا ہے؛ اور جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے... یہاں تک کہ **کذّاب** لکھ دیا جاتا ہے." — مکذّب بننے سے پہلے **کذّاب** بننے سے بچو؛ آج کا جھوٹ کل کی **تکذیب** بن جاتا ہے۔
(بخاری/مسلم)

(ج) "چھوٹی چالاکیاں—بڑا خسارہ"
آپ ﷺ نے مثال دی: "چھوٹی چھوٹی خطائیں ایک قوم پر پہاڑ کی طرح جمع ہوئیں"—جیسے خشک لکڑیاں جمع ہوتی رہیں اور آگ بھڑک اُٹھی۔ یہی **عملی تکذیب** ہے؛ چھوٹا غشّ، چھوٹا جھوٹ—آخرکار **وَیل** کا ایندھن۔
(مفہوم: مسند احمد/سنن کبریٰ کے شواہد)

(د) "آخرت کے دن—قدم نہ ہٹیں گے"
"بندے کے قدم رب کے سامنے سے نہ ہٹیں گے جب تک **عمر، علم، مال (کہاں سے کمایا/کہاں خرچ کیا)** اور **جسم** کے بارے میں نہ پوچھ لیا جائے." — تکذیب کا علاج: ان چار سوالوں کو **روز** یاد رکھنا۔
(ترمذی/دارمی—معنی)

🤲 **رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ... وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ...**
ترجمہ: "اے میرے رب! مجھے اپنی نعمت کا شکر کرنے اور وہ نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہو، اور میری اولاد کی بھی اصلاح فرما۔" (الأحقاف 46:15)

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا
ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہمیں اپنی خاص رحمت عطا کر اور ہمارے کام میں ہمارے لیے درست راہ بنا دے (یعنی عملی رہنمائی دے)۔" (الکہف 18:10)

11۔ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾

جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں۔

(بلاغ القرآن)

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ
"کیا تم نے اسے دیکھا جو جزا کے دن کو جھٹلاتا ہے؟"
(الماعون، 107:1)

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ
"ہرگز نہیں! بلکہ تم یومِ جزا کو جھٹلاتے ہو۔"
(الانفطار، 82:9)

وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ
"اس (حق) کو نہیں جھٹلاتا مگر ہر سرکش گناہ گار۔"
(المطفّفین، 83:12)

يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ
"وہ پوچھتا ہے (اَندازِ استہزا سے): قیامت کا دن کب ہوگا؟"
(القیامۃ، 75:6)

💡 یومِ الدین کے انکار کا مطلب صرف نظری اختلاف نہیں—یہ روزمرہ کے **ظلمِ صغیر/گناہانِ صغیرہ** کو جائز سمجھ لینے کا حیلہ بھی ہے۔

🖊️ **ایک وہ جو انکار کرتے ہیں، اور ایک وہ جو عمل سے انکار کرتے ہیں۔**

12۔ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾

اور اسے نہیں جھٹلاتا مگر ہر وہ شخص جو حد سے بڑھنے والا، بہت گنہگار ہے۔

(اظھر)

بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ
"بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔"
(المطفّفین، 83:14)

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ
"میں اپنی آیات سے اُنہیں پھیر دوں گا جو زمین میں تکبر کرتے ہیں۔"
(الأعراف، 7:146)

وَمَا يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ

"ہماری آیات کو نہیں جھٹلاتے مگر فاسق لوگ۔"
(العنکبوت، 29:47)

وَمَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا
"اللہ کی آیات میں جھگڑا وہی کرتے ہیں جنھوں نے کفر کیا۔"
(غافر، 40:4)

🔤 لفظی ترجمہ

وَ —اور
مَا —نہیں
يُكَذِّبُ —جھٹلاتا
بِهِ —اسے (اس حق/یومِ دین کو)
إِلَّا —مگر
كُلُّ —ہر
مُعْتَدٍ —حد سے بڑھنے والا/سرکش
أَثِيمٍ —بہت گنہگار/گناہ میں ڈوبا ہوا (جس کا گناہ عادت بن گئی ہو)

🧠 قرآن بتاتا ہے: لوگ حق اس لیے نہیں جھٹلاتے کہ **دلیل کم ہے**—اکثر اس لیے کہ **نفس** اور **مفاد** کا دباؤ زیادہ ہے۔ جب آدمی **سرکشی** کو لائف اسٹائل بنا لے اور **گناہ** عادت بن جائے تو حق کے سامنے **جھٹلانا** آسان لگتا ہے۔

💡 ہر باطل تراش "شُبہہ" کا پیچھے عموماً کوئی "شَہوہ" ہوتی ہے :**خواہش** اور **گناہ**۔ علاج: نفس کو کابو، عادتوں کی اصلاح، حق کے سامنے **تسلیم**۔

🕊️ **رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا** " —اے رب! ہدایت کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر۔" (آلِ عمران، 3:8)

📚 امام علیؑ: "گناہ دل کو **بیمار** اور ایمان کو **کمزور** کرتے ہیں؛ گناہ پر **اصرار** دل کی **موت** ہے۔"

🤲 دعا 20 (مکارم الاخلاق) سے منتخب جملہ :
"اللّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَصَرِّفْ نَفْسِي عَنْ سُوءِ مَا تَهْوَى، وَاجْعَلْ هَوَايَ فِي مَا تُحِبُّ"
ترجمہ: "اے اللہ! میرے نفس کو اس برائی سے پھیر دے جس کی وہ خواہش

کرتا ہے، اور میری خواہش کو اس میں لگا دے جو تُو پسند کرتا ہے۔” —
یہی ”مُعْتَدٍ أَثِيم“ سے بچنے کی روحانی راہ ہے۔

13۔ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾

جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔

(جالندھری)

قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا
“انہوں نے کہا: ‘یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں، جو اس نے لکھوا لی ہیں؛ صبح شام اسے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں’.”
(الفرقان، 25:5)

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
“جب ہماری آیات اس پر پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: ‘پہلوں کی کہانیاں’.”
(القلم، 68:15)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
“اور جب ان سے کہا جاتا ہے: تمہارے رب نے کیا نازل کیا؟ تو کہتے ہیں: ‘پہلے والوں کی کہانیاں’.”
(النحل، 16:24)

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
“ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے یہ وعدہ پہلے بھی ہوتا آیا ہے؛ یہ تو بس پہلے والوں کی کہانیاں ہیں.”
(المؤمنون، 23:83)

قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ • إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
“انہوں نے کہا: ہمارے لیے برابر ہے کہ تم نصیحت کرو یا نہ… یہ تو محض پہلے والوں کی کہانیاں ہیں.”
(الشعراء، 26:136–137)

وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ
“اور کہتے ہیں: ‘پہلے والوں کی کہانیاں’—خود بھی (لوگوں کو) روکتے اور خود بھی دور رہتے ہیں.”
(الأنعام، 6:26 مفہوم کے قریب)

abc

إِذَا —جب
تُتْلَىٰ —تلاوت کی جاتی ہیں/پڑھی جاتی ہیں
عَلَيْهِ —اس پر/اس کے سامنے
آيَاتُنَا —ہماری آیات/نشانیاں

قَالَ —وہ کہتا ہے
أَسَاطِيرُ —کہانیاں/افسانے/لکھی لکھی روایتیں
الْأَوَّلِينَ —پہلے لوگوں کی/قدیم زمانوں کی
بامحاورہ ترجمہ“ :جب اسے ہماری آیات سنائی جائیں تو وہ کہہ اٹھتا ہے: ‘یہ تو بس اگلے زمانوں کی کہانیاں ہیں’.”

🕰️ شانِ نزول / تاریخی پس منظر

مکّہ میں قریش کا ایک طبقہ جب قرآن سنتا تو **کلامِ وحی** کو “اساطیر” کہہ کر **Dismiss** کرتا—یہ **Propaganda Tactic** تھی: دلیل سے نباہ نہ ہو تو **لیبل** لگا دو۔ سورت المطففین کے سیاق میں یہ لیبل اسی ذہنیت کی علامت ہے جو پہلے **تطفیف** کرتی ہے اور پھر **حساب** کی بات کو “کہانی” کہہ کر ٹالتی ہے۔

❓ **سوال (سیکولر معترض)** ”:اگر قرآن حق ہے تو پھر لوگ اسے ‘کہانیاں’ کیوں کہتے تھے/کہتے ہیں؟”
جواب :یہ **Rhetorical Tactic** ہے—جب دلیل کم پڑے تو **Label** لگا دو۔ قرآن کے چیلنج (10:38؛ 2:23) کے مقابل **کچھ پیش** نہ کر سکے تو **Character Assassination/Story-telling** کا ہتھکنڈا اپنایا گیا (25:5)۔

❓ **سوال (طالبِ علم)“ :**قرآن میں قصص کی تکرار کیوں؟ کیا واقعی کہانیوں کا مجموعہ ہے؟”
جواب :قرآن **Storybook** نہیں، **Guidebook** ہے؛ قصص **عبرت/قانونِ اخلاق** دکھاتے ہیں۔ ہر مقام پر زاویہ، اسلوب اور **نتیجہ** نیا ہوتا ہے—تکرار نہیں، **تربیت** ہے۔

🧪 اخلاق/سماج/نفسیات

“**Motivated Reasoning**”اور **Confirmation Bias** —جب مفاد/پہچان خطرے میں ہو تو انسان **ثبوت** کے بجائے **لیبل** ڈھونڈتا ہے۔ قرآن اِسی ذہنی دفاعی میکانزم کو **‘أساطیر’** کہہ کر بےنقاب کرتا ہے۔
(کچھ یہ حربہ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے خلاف استعمال کیا تھا:
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ٢٥ " ’فرعون نے اپنے گرد و پیش کے لوگوں سے کہا: سنتے ہو (یہ خود کو رسول کہتا ہے)"

(الف) "قرآن—تمہارے حق میں یا خلاف"
رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "یہ قرآن یا تو تمہارے **حق میں** حجت بنے گا یا **خلاف**".
سوچو! جب آیات تمہارے سامنے پڑھ دی جائیں اور دل کہے: "یہ تو کہانیاں ہیں"—تو کل یہی آیات **عدالت** میں ہمارے خلاف گواہ ہوں گی۔
آج فیصلہ کرو: قرآن کو **گواہِ موافق** بنانا ہے یا **مدّعی** بننے دینا ہے؟

(ب) "اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي شَفِيعًا"
"قرآن پڑھو، وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے/عمل کرنے والوں کے لیے **سفارش** بن کر آئے گا".

(ج) ثَقَلَیْن (دو وزنی امانتیں)
سنی روایات میں "کتاب اللہ اور **سنتی**"؛ شیعہ روایات میں "کتاب اللہ اور **عترتی اہلِ بیت**—"دونوں باتیں یہ سمجھاتی ہیں کہ "آیات" جب پڑھی جائیں تو **اتباع** کسی زندہ سنت/راہنمائی کے ساتھ جُڑ کر **زندگی** بنتی ہے—محض "کہانی" نہیں۔

(د) روایاتِ اہلِ بیتؑ
امام علیؑ (مضمون): "کتابِ خدا **بولتی دلیل** ہے؛ جو اسے اپنی خواہش کے مطابق موڑتا ہے، وہ خود گمراہ ہوتا ہے"—
یعنی "أساطیر" کا لیبل دراصل **ہویٰ** کی غلامی ہے؛ علاج :**عدل** اور **تزکیہ**۔

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا " —اے میرے رب! مجھے علم (اور بصیرت) میں بڑھا دے۔" (طٰہٰ، 20:114)
- **اللَّهُمَّ أَرِنَا الحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ، وَأَرِنَا البَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ** — "اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی کی توفیق دے؛ باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچا لے." (دعائے مأثور، عمل کی نیت کے ساتھ)
- **اللَّهُمَّ اجْعَلِ القُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي** " —اے اللہ! قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنا دے." (مسند احمد: دعائے کرب)

"قرآن سنو تو **سمجھنے/ماننے** کی نیت رکھو؛ نہ کہ **بہانہ** ڈھونڈنے کی۔"

14۔ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴿۱۴﴾

ہرگز نہیں! بلکہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہو چکے ہیں۔
(بلاغ القرآن)

لغوی و صرفی تحقیق

- **رَانَ** :مادہ **ر ي ن**؛ معنی: ڈھانپ لینے والی میل/زنگ جو آہستہ آہستہ چڑھ کر اندر کو **کالک** کر دے۔
- **مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ**“ :کانا + یفعلون” سے **عادت/تسلسل**؛ “کسب” میں قصداً اختیار کا مفہوم—بار بار کے گناہ ۔

لفظی ترجمہ“ :ہرگز نہیں! بلکہ جو کچھ وہ کرتے رہے، اُس نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔”

لفظ "کسب" استعمال ہوا ہے، "عمل" یا "فعل" نہیں۔ اور "کسب" کا صحیح ترجمہ انگریزی میں “Earn” ہے۔ یعنی جو کچھ وہ کماتے ہیں۔

شانِ نزول / پس منظر

سیاق میں پہلے“ (13) **أساطير الأوّلين** ”کہہ کر آیات کو ہنسی۔میں اُڑانے والوں کا ذکر آیا؛ اب بتایا کہ یہ **تمسخر** علمی نہیں، **قلوبِ مران** (rusted hearts) کی علامت ہے—کثرتِ گناہ نے دل کی روشنی چھین لی۔

سوال (عذر تراش نفس)“ :میری نیت تو بری نہیں تھی”!

جواب :آیت **نیت** کے ساتھ **عادت** کو بھی دیکھتی ہے—“کانو یکسبون” (بار بار کرنا)۔ تکرار نیت کو بھی **ڈھیلا** کر دیتی ہے۔ نجات: فوراً روک، تلافی کر، کچھ **اُلٹا اچھا** کر کے لوٹاؤ۔

عملی پہلو (آج کے تناظر میں)

- **ڈیجیٹل ڈائٹ** :دل کا زنگ صرف حرام کمائی سے نہیں، **حرام/فحش/نفرت انگیز کنٹینٹ** سے بھی چڑھتا ہے—فیڈ صاف کریں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
"اے ہمارے رب! ہدایت کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر۔"
(آلِ عمران، 3:8)
اللَّهُمَّ آتِ نُفُوسَنَا تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَن زَكَّاهَا
"اے اللہ! ہمارے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر، اسے پاک کردے—تو ہی سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے۔"
(صحیح مسلم—دعائے نبوی)
رَبِّ أَوْزِعْنِي... وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
"اے رب! مجھے وہ عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہو۔"
(الأحقاف، 46:15)

"دلوں کا زنگ اور اُن کی جلا" (اثَر/روایت)
کہا گیا: "دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہا زنگ آلود ہوتا ہے؛ ان کی جلا **قرآن کی تلاوت** اور **موت کی یاد** ہے۔"
اثر: روزانہ کی تھوڑی تلاوت + مرنے کی یاد—دل کا **پولش** ہے۔

امام علیؑ: "گناہ دل کو **بیمار** کرتے ہیں اور ایمان کو **کمزور**؛ اصرار، دل کی **موت** ہے"۔
"دل بھی زنگ آلود ہوتے ہیں... ان کی جلا قرآن کی تلاوت اور موت کی یاد ہے۔"

15۔ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾

ہرگز نہیں! اس روز یہ لوگ یقینا اپنے رب (کی رحمت) سے اوٹ میں ہوں گے۔
(بلاغ القرآن)

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ
"آنکھیں اسے احاطے میں نہیں لے سکتیں اور وہ (سب) نگاہوں کو گھیرے ہوئے ہے۔"
(الأنعام، 6:103)

فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
"جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے، اسے چاہیئے کہ نیک عمل کرے..."
(الكهف، 18:110)

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِۚ ٦
”اے انسان ! تو کشاں کشاں اپنے رب کی طرف چلا جارہا ہے اور اس سے ملنے والا ہے “۔
(شقّت، 84:6)

📚 لغوی و صرفی تحقیق

- **كَلَّا** :زجر/ردع—سختی سے وہم توڑنا۔
- **مَحْجُوبُونَ** :اسمِ مفعول (حَجَبَ = روکنا/پردہ ڈال دینا)؛ **لامِ تاکید** کے ساتھ قطعی وعید۔

بامحاورہ ترجمہ“ :ہرگز نہیں! یقیناً اس دن وہ اپنے رب سے **پردہ میں کر دیے جائیں گے** (یعنی قرب و کرم سے محروم رہیں گے)۔”

❓ تنقیدی پہلو (سوال/جواب — واضح مخاطَب کے ساتھ)

سوال (اہلِ سنّت/عقیدہ)“ :کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مؤمنین رب کا ‘مشاہدہ/دیدار’ کریں گے؟”

✅ **جواب :**کلاسیکی اہلِ سنّت کے نزدیک آیت کا لازمہ یہ ہے کہ **بدکار پردہ میں**—تو **مؤمنین پردہ سے آزاد**؛ اس کی تائید میں 75:22–23 (“إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ”) اور 10:26 (“وَزِيَادَةٌ” = **”زیارت**) کی نبوی تفسیر آئی۔ مگر **کیفیت/کیسے؟** اس پر “ **بِلا کَیف** ”کا اصول ہے—تشبیہ/تجسیم سے پاک۔

سوال (امامی/شیعی نقطۂ نظر)“ :کیا اللہ کو آنکھیں دیکھ سکتی ہیں؟”

✅ **جواب :**ائمۂ اہلِ بیتؑ کی تعلیم میں **ذاتی/حسّی دیدار** کی نفی اور **قربِ خاص/معرفتِ قلبی** کی اثبات ہے؛ 6:103 “لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ” دلیل کے طور پر پیش ہوتی ہے۔ اس آیت (83:15) کا مفہوم بھی ان کے نزدیک **محرومیِ قرب و رحمت** ہے، نہ کہ “آنکھ سے دیکھنے” کی نفی/اثبات کا بحثی مقام۔

سوال (طالبِ علم)“ :‘حجاب’ سے کیا مراد—کون سا پردہ؟”

✅ **جواب :**دنیا میں **ہویٰ، ظلم، غشّ، تکذیب**—یہ سب دل پر **حجاب** بنتے ہیں (83:14)؛ آخرت میں اس کا **استعجال** کہ بندہ رب کے کرم/قرب سے **روک دیا جائے**—سو یہی “لمحجوبون” ہے۔

سوال (عملی)“ :میں اس حجاب سے آج کیسے بچے؟”

✅ **جواب :توبہ + ردُّ المظالم + ذکر + صدقۂ خفی + قرآن**—یہ پانچ اعمال دل کے پردے **ہٹانے** کے روزمرہ طریقے ہیں۔

🕊️ **وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا... وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ**
"ہمارے باہمی معاملات سنوار دے... اور ہمیں سلامتی کی راہوں کی ہدایت دے۔"
(سنن النسائی/ابوداؤد: سید الاستغفار و جوامع الدعاء کے مضامین)

🤲 " اے اللہ! میری **خواہش** کو اس میں لگا دے جو تو پسند کرتا ہے، اور میرے دل کی **آنکھ** کو اپنے ذکر و اطاعت کے نور سے روشن کر دے—تاکہ میں تجھ سے **پردہ** نہ رہوں"۔
صحیفۂ سجّادیہ *منتخب مفہوم، دعا 20 (مکارم الأخلاق)*

16۔ ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۶﴾

پھر انہیں جحیم میں جھونک دیا جائے گا۔

(اظہر)

وَاِذَا الۡجَحِيۡمُ سُعِّرَتۡ
اور جب جہنم دہکائی جائے گی۔
(کورت، 81:12)

وَاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِىۡ جَحِيۡمٍ‌ۚ‏ ۱٤
اور بیشک بدکار لوگ جہنم میں جائیں گے۔
(فطرت، 82:14)

ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ
"پھر ان کا لوٹنا ضرور جہیم ہی کی طرف ہے۔"
(الصافات، 37:68–69 سیاق)

وَلَا يَصْلَىٰهَا إِلَّا الْأَشْقَى
"اسے (بھڑکتی آگ) میں صرف سخت بدبخت ہی داخل ہوگا/جلے گا۔"
(اللیل، 92:15)

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى
"اور اس سے (آگ سے) پرہیزگار بچا لیا جائے گا۔"
(اللیل، 92:17)

يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ
“وہ سب سے بڑی آگ میں جھونکا جائے گا/جلے گا۔”
(الأعلى، 87:12)

لفظی ترجمہ
ثُمَّ —پھر/اس کے بعد
إِنَّهُمْ —بلاشبہ وہ (ہی)
لَصَالُوا —ضرور داخل/جلنے والے ہیں (آگ میں)
الْجَحِيمِ —بھڑکتی آگ/دوزخ
لفظی ترجمہ“: پھر یقیناً وہ جحیم میں ضرور داخل کیے جانے/جلنے والے ہیں۔”

"جحیم" سورہ کورت میں بڑھائی گئی تھی، پھر سورہ فطرت میں ذکر آیا، اور اب سورہ مطففین میں بھی۔ (اگرچہ سورہ شقت میں نہیں آیا، وہاں "سعیر" آیا۔)

❓ **تنقیدی پہلو — سوال/جواب (دل تک اترنے والے انداز میں)**

سوال **(سیکولر معترض)“**: محبت والا خدا آگ کیوں؟”

✅ **جواب**: محبت کا لازمی جوڑا **عدل** ہے۔ جب طاقتور کمزور کا حق کھا جائے تو محبت عدل کے بغیر **ظلم پر پردہ** بن جاتی ہے۔ جہنم **عدلِ محض** کا نام ہے—ظلم کے دکھ کو عدل کے بغیر قرار نہیں۔

سوال **(عذر تراش تاجر/مدیر)“**: میں نے بس عرف کے مطابق ‘مارجن’ لیا—یہ جہیم کیوں؟”

✅ **جواب**: عرف **عدل** کے تابع ہے، اس پر حاکم نہیں۔ جب عرف کو بہانہ بنا کر **کم تول**/عیب چھپا کر بیچا جائے تو یہ عرف نہیں، **غِشّ** ہے—اس کی حرارت کا **انعکاس** جہیم ہے۔

سوال **(جوان/نفس کی کشمکش)“**: خواہشیں بہت کھینچتی ہیں—بچیں کیسے؟”

✅ **جواب**: نبی ﷺ“: **جہنم خواہشوں سے گھری**، اور جنت مشقتوں سے”—روز ایک خواہش کو **الٹا** کر دو: جہاں نفس کھینچے، تم روک لو؛ جہاں بھلائی بوجھ لگے، تم کر گزرو—یہی بچاؤ کی پگڈنڈی ہے۔

سوال (امید کا طالب)“ :کیا واپسی ممکن ہے؟”

✅ **جواب :**ہاں—در کھلا ہے :**توبۂ نصوح + ردُّ المظالم + صدقۂ خفی + عباداتِ وقت پر**۔ یہی جہیم سے **ایگزِٹ روٹ** ہے۔

🧪 **اخلاق/معیشت و سماج**

جہنم کا **سوشیالوجیکل عکس** :وہ معاشرہ جس میں **غِشّ/کم تول/جھوٹ** عام ہو—وہ اندر سے **جلتا** رہتا ہے: اعتماد گرتا ہے، قیمت سب دیتے ہیں۔
علاج :**شفافیت + انصاف + مؤثر تعزیرات**۔

🕊️ **رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا • إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا**

“اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب دور کر دے؛ بے شک اس کا عذاب لازم چمٹ جانے والا ہے؛ وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے۔”
(الفرقان، 25:65–66)

🕊️ **اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ** (سات بار صبح/شام)
“اے اللہ! مجھے آگ سے پناہ دے”!
(اذکارِ نبوی)

🕊️ **مفاتیح/دعائے جوشنِ کبیر (منتخب جملہ):**
“سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، الغَوْثَ الغَوْثَ، خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبَّ”
ترجمہ: “تو پاک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں؛ مدد! مدد! اے رب! ہمیں آگ سے نجات دے”!

17۔ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾

پھر کہا جائے گا کہ یہی وہ چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔
(وحیدالدین)

لفظی ترجمہ
ثُمَّ —پھر/اس کے بعد
يُقَالُ —کہا جائے گا (اعلان ہوگا)
هَـٰذَا —یہ (یہی)
الَّذِي —وہ/یہی جو
كُنتُمْ —تم (ہمیشہ) تھے
بِهِ —اسی کے بارے میں
تُكَذِّبُونَ —جھٹلایا کرتے تھے

سوال (عملی)“ :میں زبان سے تو منکر نہیں—کیا ‘عملی تکذیب’ بھی شامل ہے؟”
جواب :جی ہاں؛ سیاق میں **تول/ناپ میں غشّ** اور “أساطير” کہہ کر **عملی انکار**—عادت بنے تو یہی جملہ منہ پر آ سکتا ہے۔

اہلِ بیتؑ کی موعظت
امام علیؑ: “موقع ہاتھ سے نکل جائے تو پکڑ نصیب نہیں ہوتی؛ اور جو کل کے لیے ٹالے، وہ حق سے دور ہو جائے”.
یعنی تکذیب اکثر **ٹالنے** سے شروع ہوتی ہے—فیصلہ **ابھی** کرو۔

رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
“اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے؛ ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔”
(آلِ عمران، 3:16)

دعا 20 (مکارم الاخلاق) سے منتخب مفہوم“ :**واجعل يقيني أفضلَ اليقين، ولا تبتلِني بالتكذيب بعد المعرفة“** — ”میرا یقین بہترین یقین بنا دے، اور معرفت کے بعد مجھے تکذیب میں مبتلا نہ کر”.
دعا 31 (توبہ) سے مفہوم: **“اے معبود! اس دن جب پردے اٹھیں، مجھے اُن میں نہ لکھ جن سے کہا جائے: ‘یہ وہی ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے’—بلکہ اُن میں قرار دے جو تصدیق کر کے آئے”.**

علیّین

18۔ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾

ہرگز نہیں ، بے شک نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیّین میں ہے۔
(وحیدالدین)

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ
"جس کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: لو، میرا نامۂ اعمال پڑھو!"
(الحاقة، 69:19)

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ، وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ
ترجمہ: "اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں، اور نیک عمل انہیں بلند (وزن دار) کرتے ہیں۔"
(فاطر، 35:10)

🔤 لفظی ترجمہ

كَلَّا —ہرگز نہیں/خبردار
إِنَّ —بلاشبہ/یقیناً
كِتَابَ —کتاب/رجسٹر/ریکارڈ
الْأَبْرَارِ —نیک کرداروں/سچّے لوگوں کا
لَفِي —ضرور واقع ہے/یقیناً ہے
عِلِّيِّينَ —عِلّیّین (بلندیوں میں/بلند درجۂ رجسٹر)
لفظی ترجمہ": خبردار! یقیناً نیکوکاروں کا ریکارڈ عِلّیّین میں ہے۔"

🔍 لغوی و صرفی تحقیق

- **الأبرار**" :بِرّ" (نیکی/سچّا پن/وفائے عہد) سے—"ابرار" وہ لوگ جن کی نیکی **عادت** اور **کردار** بن جائے۔
- **عِلِّيّين** :اکثر اہلِ لغت کے نزدیک "عَلِيّ" (بلند) کی **جمعِ کثرت** یا مبالغہ؛ معنی :**بلند ترین مراتب/بالا خانۂ ریکارڈ**۔
- مقابلہ :**سِجّین**)پستی/تنگی کا دفتر ↔ (**عِلّیین** (بلندی/نور کا دفتر) — ایک **وجودی** اور **دستاویزی** دونوں جہات رکھتا ہے۔

🕰️ شانِ نزول / پس منظر

سورت کے اوّل میں تطفیف والے **فُجّار** اور ان کا "سجّین/کتابٌ مرقوم" آیا؛ اب توازن کے لیے **ابرار** اور ان کا **عِلّیّین**—تاکہ دل میں خوف کے ساتھ **رغبت/امید** بھی قائم رہے۔

🧠 قرآن سوچی سمجھی **نفسیاتی تربیت** کرتا ہے: جرم کے انجام کے فوراً بعد **نیکی کا عروج** دکھاتا ہے۔ "عِلّیّین" صرف بُک شیلف نہیں—یہ اس **نورانی حقیقت** کا نام ہے جس طرف ابرار کے اعمال اٹھتے ہیں؛ یعنی نیکی **اوپر** کی چیز ہے، دل اور نصیب دونوں بلند کرتی ہے۔

💡 تم اگر **پورا دو** (صرف پورا لو نہیں)، امانت رکھو، عدل کرو—تو تمہارے ہر عمل کا **صفحہ اوپر** جاتا ہے؛ ایک دن وہ تمہیں **دائیں ہاتھ** میں لوٹایا جائے گا—یہی "عِلّیّین" کی خوش خبری ہے۔

❓ **سوال (رحمت کے امیدوار):** "میں مسلسل اچھا نہیں رہ پاتا—کیا میری فائل عِلّیّین میں جا سکتی ہے؟"
جواب: جی، شرط **صدقِ نیت + توبہ + تلافی** اور **غالب رجحانِ خیر**؛ جو گر کر اٹھتا رہے وہ بھی ابرار کی لائن پکڑ لیتا ہے—کیونکہ اللہ **کثیر حسنات/توبہ** کی قدر بڑھا دیتا ہے۔

⚒️ **عملی پہلو**

- **Give = Take** : جس طرح پورا لیتے ہو ویسے ہی پورا **دو**—ہر بار "عِلّیّین" کی طرف ایک **اینٹری**۔
- **Disclosure** : عیب چھپانا نہیں—کھول کر بتانا **برکت** کھینچتا ہے۔
- **Audit Trail**: شفاف ریکارڈ رکھنا—دنیا کی کتاب صاف ہوگی تو آخرت کی **کتابِ یمین** آسان ہوگی۔
- **Habit Stack** : روز ایک **سچ**، ایک **شفاف ڈیل**، ایک **خفیہ نیکی**—یہی تمہاری "عِلّیّین روٹین" ہے۔

📜 **روایات**

(الف) "طُوبَىٰ لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا"
"خوشخبری اس کے لیے جس نے اپنی صحیفۂ اعمال میں **بہت سا استغفار** پایا"۔

(ب) "اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ"...
"جہاں ہو اللہ سے ڈرتے رہو؛ برائی کے فوراً بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے؛ لوگوں سے حسنِ خلق اختیار کرو"۔
اثر: یہی روزمرہ فارمولا **صحیفہ اوپر** رکھتا ہے۔

(ج) **روایتِ اہلِ بیتؑ — "زین" بنو**
امام جعفر صادقؑ: "ہمارا بنو، **زین** بنو (باعمل/باعزت)، عیب نہ بنو؛ سچ بولو، امانت ادا کرو"۔
اثر: امانت و صدق—ابرار کا **چہرہ**؛ یہی "عِلّیین" کی سطر ہے۔

19۔ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا عِلِّيُّوۡنَؕ ۱۹

اور تمہیں کیا معلوم کہ علیّون کیا ہے؟

(اظھر)

🧠 "ما أدراک" بتاتا ہے کہ **عِلّیّون** انسانی قیاس سے ماورا **بلندی** ہے—صرف **شیلف/فولڈر** نہیں؛ وہ درجہ جہاں نیکیوں کی حقیقت **اوپر اٹھتی** ہے اور جس پر **مقرّبین** گواہ ہوتے ہیں (83:21)۔ یوں خیر صرف لکھا نہیں جاتا، **رفعت اختیار** کرتا ہے۔

❓ **سوال (لغت کا طالبِ علم) "**:عِلّیّون جگہ ہے یا رجسٹر؟"

✅ **جواب** :سیاق میں دونوں پہلو جمع ہیں: اگلی آیت "**کتابٌ مرقوم** = "رجسٹر"؛ اور 21 میں "**يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُون** = "**بلند مقام** جس پر فرشتگانِ مقرّب شاہد ہیں۔ یعنی **مقام + دفتر**۔

❓ **سوال (اشکال) "**:کیا 'عِلّیّون' کسی شخصیت کی طرف اشارہ (جیسے 'علی') تو نہیں؟"

✅ **جواب** :نہیں، یہ **عُلوّ/رفعت** سے مشتق **اسمِ مقام/جنس** ہے؛ آیت میں کسی شخص کی طرف اشارہ نہیں، بلکہ **اعلیٰ درجۂ عمل/مقام** مراد ہے۔

📖 **عِلِّیِّیْنَ:**
بعض کے نزدیک یہ جمع ہے عِلِیٌّ کی لیکن فراء کا کہنا ہے کہ یہ عِلِیٌّ کی جمع نہیں بلکہ صیغہ جمع کے ساتھ نام قرار دیا گیا ہے۔ اس کا کوئی مفرد نہیں ہے۔ (تفسیر کوثر)

❓ **سوال (تصوّرِ مجاز/حقیقت) "**:یہ سب تمثیل ہے یا حقیقت؟"

جواب :قرآن **تمثیل سے حقیقت تک** لے جاتا ہے: "کتابٌ مرقوم" حقیقی اندراج ہے؛ اور اعمال کی حقیقتیں **عُلوّ/سُفل** کی طرف **وجوداً** مائل ہوتی ہیں—لہٰذا تعبیر **حقیقتِ پسِ تمثیل** ہے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَحِيفَتِي فِي عِلِّيِّينَ، وَاعْمُرْهَا بِالتَّقْوَى وَالصِّدْقِ وَالأَمَانَةِ
"اے اللہ! میری صحیفہ عِلّیّون میں رکھ، اور اسے تقویٰ، سچائی اور امانت سے بھر دے۔"
(دعائے مأثور کے انداز میں)

روایات

(الف) **"إنَّ اللهَ طَيِّبٌ لا يَقبَلُ إلا طَيِّبًا"**
اللہ پاک ہے اور وہ **پاکیزہ** کے سوا قبول نہیں کرتا—یعنی نیت/کسب/طریقہ پاک ہو تو عمل **بلند** ہوتا ہے؛ ناپاک ذریعہ عمل کو **گراتا** ہے۔ (مسلم)

(ب) **" وَارْفَعْ دَرَجَتِي، وَأَحْسِنْ فِي النَّاسِ ذِكْرِي، وَاجْعَلْ عَمَلِي خَالِصًا لِوَجْهِكَ"**
ترجمہ: "میرا درجہ بلند کر، لوگوں میں میرا ذکر اچھا رکھ، اور میرے عمل کو اپنے چہرے (رضا) کے لیے خالص بنا۔" — یہی **عِلّیّون** کی روح ہے۔ (دعا 20 (مکارم الأخلاق) سے منتخب جملہ)

20۔ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾

لکھی ہوئی کتاب ہے۔

(اظهر)

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ... فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ
"جس کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا... وہ خوشگوار زندگی میں ہوگا۔"
(الحاقه، 69:19–21)

)موازنہ (كِتَابٌ مَّرْقُومٌ —فُجّار کے لیے بھی آیا
"(وہ) ایک لکھا ہوا رجسٹر ہے (یعنی فُجّار کا رجسٹر بھی مرقوم ہے)۔"
(المطفّفين، 83:9)

قرآن دونوں طرف **Documentation**رکھتا ہے: فُجّار (83:9) بھی مرقوم، ابرار (83:20) بھی مرقوم؛ یعنی اجر - جزا/سزا **اندھا** نہیں۔ "مرقوم" کے تصور میں دو پیغام:

1. نیکی **ضائع نہیں** ہوتی—چھوٹی بھلائی بھی **Log** ہو جاتی ہے (36:12)۔
2. حساب **شفاف** ہوگا—کل "اقرأ كتابك" کے ساتھ خود **گواہ** بنو گے (17:14)۔

🕊 **طُوبَىٰ لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا** —خوشخبری اُس کے لیے جس کی صحیفہ میں کثیر استغفار ہو۔[(مشکوٰۃ:2356)]

سجّین و علیّن

- **دو سطحیں اکٹھی: "کتابِ مرقوم"**
- **دستاویزی سطح**" :کتابٌ مرقوم" = اعمال کا **ناقابلِ تغیّر ریکارڈ**—فُجّار کا **سِجِّین** میں، ابرار کا **عِلّیِّین** میں۔
- **وجودی/کونی سطح** :نیکی اپنے مزاج کے مطابق **عُلو** (نور/وسعت) کی طرف **چڑھتی** ہے؛ بدی **سُفل** (تنگی/ظلمت) کی طرف **گرتی** ہے—یوں "رجسٹر" دراصل **حقیقتِ عمل کے مقام** کی نشان دہی بھی ہے۔ (35:10 اس سنّت کی زبانِ اشارہ ہے۔)
- **برزخی نسبت (روایات)** :بدکار کی روح کا **سِجِّین** میں حبس اور نیک کی روح/کتاب کا **عِلّیِّین** میں ہونا—یہ تعبیرات **کیفی مقامات** کو سمجھانے کے لیے ہیں؛ حتمی کیفیت "عِندَ الله" ہے۔
- **عملی نتیجہ** :اگر دین صرف "نظریہ" ہوتا تو کتاب نیچے/اوپر کا کوئی سوال نہ تھا؛ قرآن بتا رہا ہے کہ **کردار** حقیقت کو **اُوپر** یا **نیچے** کھینچتا ہے—اور یہی ہماری **صحیفہ** کا مقام طے کرتا ہے (83:7–21)۔

📖 ایک حدیث میں حضرت امام محمد باقرعلیہ السلام سے بھی منقول ہے: سجین ساتویں زمین ہے اور علیین ساتواں آسمان ہے۔ (نورالثقلین)

21۔ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾

جس کے گواہ ملائکہ مقربین ہیں۔

(ذیشان حیدر جوادی)

"سبقت والے ہی سبقت والے ہیں؛ یہی تو قربِ خاص والے ہیں۔"
(الواقعة، 56:10–11)

فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ • فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ
"اور اگر وہ مقربین میں سے ہو تو راحت، خوشبو اور نعمتوں والی جنت ہے۔"
(الواقعة، 56:88–89)

فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ • مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ • بِأَيْدِي سَفَرَةٍ • كِرَامٍ بَرَرَةٍ
"(یہ کلام) معزز، بلند و پاک صحیفوں میں ہے—سفرہ (فرشتوں) کے ہاتھوں میں، معزز نیکوکاروں کے پاس۔"
(عبس، 80:13–16)

لفظی ترجمہ
يَشْهَدُهُ —اس (کتاب) پر گواہ ہوتے ہیں/حاضری دیتے ہیں
الْمُقَرَّبُونَ —وہ جو (اللہ کے) قربِ خاص والے ہیں
پوری آیت کا لفظی ترجمہ" :اس (لکھے ہوئے رجسٹر) پر مقربین گواہ ہوتے ہیں/حاضری دیتے ہیں۔"
بامحاورہ ترجمہ" :اس (ابرار کی 'کتابِ مرقوم') کی گواہی مقربین دیتے ہیں (اسے دیکھتے/تصدیق کرتے ہیں)۔"

سوال (تفسیر)" :'مقربون' کون ہیں—فرشتے یا انسانِ صالحین؟"
جواب :دونوں اقوال ہیں: (الف) **فرشتگانِ مقرّب** (عبس 80:13–16 کی مطابقت)، (ب) **سابقونِ صالحین** (واقعہ 56:10–11، 56:88–89)۔ سیاق کے اعتبار سے معنی **جامع** رکھا جا سکتا ہے: ہر وہ جو دربارِ الٰہی میں قربت رکھتا ہے، اس خیر پر **شاہدِ کرامت** ہے۔

سوال (عملی)" :کیسے جانوں میری کتاب 'شہادت کے قابل' بن رہی ہے؟"
جواب :جب تم وہ کام کرتے ہو جو **روشنی بانٹتے** ہیں—حق لوٹانا، عیب بتانا، کمزور کا سہارا—تو وہ عمل اندر سے اتنا پاک ہوتا ہے کہ **گواہی کے قابل** بنے۔

رَبَّنَا اكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ
"اے ہمارے رب! ہمیں گواہوں میں **لکھ** دے!"
(آلِ عمران، 3:53)

🌙 **اہلِ بیتؑ کی موعظت**
امام علیؑ کا مضمون: ”لوگو! حق کو اپنے نفس پر بھی **گواہ** بناؤ؛ خواہش حق کی گواہی کو نہ دبا دے۔“—یعنی باطن میں سچائی ہو تو **عالی گواہ** مل جاتے ہیں۔

🤲 دعا 20 (مکارم الأخلاق)، منتخب مفہوم: ”اے اللہ! میرے عمل کو **خالص** کر، میری نیت کو **صاف** کر، اور مجھے اُن میں رکھ جن کے عمل **قبول** ہو کر **بلند** ہوتے ہیں“—یعنی ایسی صحیفہ جو **قابلِ شہادت** ہو۔

22۔ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿۲۲﴾

یقینا نیکوکار نعمتوں میں ہوں گے۔
(اسرار احمد)

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ
”بے شک نیک لوگ نعمت (کیفی سرور) میں ہوں گے۔“
(الانفطار، 82:13)

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ • لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ
”اُس دن کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے؛ اپنی کوشش سے خوش۔“
(الغاشیہ، 88:8–9)

فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ
”(مقربین کے لیے) راحت، خوشبو اور نعمتوں والی جنت ہے۔“
(الواقعة، 56:89)

جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ... رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ
”ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس دائمی باغ ہیں... اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی۔“
(البیّنة، 98:8)

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ
”اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ—یہ دائمی رہائش کا دن ہے۔“
(ق، 50:34)

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ • إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ
”بعض چہرے ترو تازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں گے۔“
(القیامة، 75:22–23)

لفظی ترجمہ
إِنَّ —یقینا/بے شک
الْأَبْرَارَ —نیک کردار لوگ (بِرّ والے)
لَفِي —ضرور/یقیناً (لامِ تاکید) میں
نَعِيمٍ —نعمت و سرور/برکت والی خوش حالی
پوری آیت کا لفظی ترجمہ "یقیناً نیکوکار لوگ نعمت (کے عالم) میں ہیں/ہوں گے۔"
بامحاورہ ترجمہ "بلاشبہ ابرار (صاف کردار رکھنے والے) ہمیشہ کی نعمت میں رہیں گے۔"

"ابرار" بننے کا مطلب: زبان سچی، سودے شفاف، وعدہ پکا، کمزور کا خیال—یہی کردار آدمی کو **نعیم** کی طرف لے جاتا ہے؛ نعمت صرف **رکھنے** میں نہیں، **بننے** میں ہے۔

اخلاق/معیشت
"ابرارِ اکانومی" وہ ہے جس کی بنیاد **Trust** ہو: دیانت + شفافیت + انصاف۔ اس سے **خدا کی رضا** بھی آتی ہے اور **سماجی نعیم** (امن/ترقی) بھی۔

سوال (مذہبی اشکال) "کیا ابرار کو رب کا دید/قرب نصیب ہوگا؟"
جواب اہلِ سنّت کے ہاں نصوصِ رؤیت (75:22–23) **بلا کیف**، اور اہلِ تشیّع کے ہاں **قرب/رضوان** کی تفسیر—دونوں میں مشترک کہ <u>**اصل نعمت قربِ خداوندی**</u> ہے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا... وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ
"اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے... اور ہمیں ابرار کے ساتھ اٹھا"۔ (آلِ عمران، 3:193)

احادیث/ روایات
(الف) حدیثِ قدسی—ناقابلِ تصور نعمت
اللہ فرماتا ہے: "میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ تیار کیا جو **کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا، کسی دل پر نہ گزرا**"۔

اثر: ابرار کے لیے "نعیم" ہماری ہر تصور سے اوپر—تو کیوں نہ آج کے سودے **سچ** کر لیں؟

(ب) "أحبُّ الأعمال إلى الله أدومُها وإن قلّ"
اللہ کو سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو **مسلسل** ہو، چاہے کم ہو۔
اثر: ابرار کا راز **ثبات** ہے—چھوٹی مگر سچی نیکی روز کریں۔

(ج) "من سرّه أن يُبسط له في رزقه... فليصل رحمه"
جو رزق و عمر میں وسعت چاہے وہ **صلہ رحمی** کرے۔
اثر: خاندان/رشتوں کی سدھار—نعمت کا **در** کھولتا ہے۔

(د) روایتِ اہلِ بیتؑ—خُلقِ نیک = نعمتِ بلند
امام جعفر صادقؑ: "مؤمن کے میزان میں قیامت کے دن **اخلاقِ حسنہ** سے زیادہ بھاری چیز نہ ہوگی"۔
اثر: حسنِ اخلاق "نعیم" کی **تیز راہ** ہے—بات نرم، حق پورا۔

23۔ عَلَى الۡاَرَآئِکِ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

وہ تختوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے۔

(اظهر)

عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ
"تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔"
(الحجر، 15:47)

مُّتَّكِئِينَ عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا
"ارائج پر تکیہ لگائے ہوں گے؛ نہ وہاں دھوپ دیکھیں گے نہ سخت سردی۔"
(الإنسان، 76:13)

مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ
"وہاں ارائج پر تکیہ لگائے ہوں گے۔"
(الكهف، 18:31)

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ
"وہ اور ان کی بیویاں، سایوں میں، ارائج پر تکیہ لگائے ہوں گے۔"
(يس، 36:56)

عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ • مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ
"بنائے سنوارے تختوں پر... ان پر تکیہ لگائے، آمنے سامنے."
(الواقعة، 56:15–16)

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ
"ارائج پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے."
(المطفّفين، 83:35)

عَلَى —پر/اوپر
الْأَرَائِكِ —تختوں/سجی ہوئی کاؤچز پر (أريكة کی جمع)
يَنظُرُونَ —وہ دیکھتے/نظارہ کرتے ہیں
پوری آیت کا لفظی ترجمہ: "(وہ) تختوں پر (بیٹھے) دیکھ رہے ہوں گے".
بامحاورہ ترجمہ: "وہ اعلیٰ مسندوں پر ٹیک لگائے (اطمینان کے ساتھ) نظارہ کر رہے ہوں گے۔"

سوال (کلامی بحث): "وہ کس چیز کا نظارہ کریں گے؟"
جواب: اقوال مختلف: (1) **نعمائے جنت**، (2)**رب کے کرم کی تجلیات** (قرب/رضا)، (3)**اہلِ باطل کی انجامی رسوائی** (سیاق 83:34–36)۔ جامع معنی لینا اقرب ہے: **قرب کی فضا میں ہر وہ منظر** جو مسرّت و عبرت دے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا
"اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا".
(الفرقان، 25:74)

احادیثِ و روایات

(الف) "أوّل زمرةٍ... كالقمر ليلة البدر"
"جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ چودھویں رات کے چاند جیسا روشن ہوگا..." (بخاری/مسلم)
اثر: وہ **نورانی چہرے** انھی کے ہیں جنھوں نے دنیا میں **سچ/عدل** سے اپنا چہرہ روشن رکھا۔

(ب) "فِي الجنةِ سُوقٌ يأتونها كلَّ جمعةٍ"...
"جنت میں ایک بازار ہوگا جہاں وہ ہر جمعہ جائیں گے؛ پھر ایک نسیم اُن

پر چلے گی تو اُن کی خوبصورتی بڑھ جائے گی…” (مسلم)
اثر: **نظر** ہر ہفتہ نئی مسرّت دیکھے گی—وقار/سرور بڑھتا ہی جائے گا۔

(ج) **“من تركَ المراءَ وهو مُحِقٌّ بَنَى اللهُ له بيتًا في أعلى الجنة”**
“جو حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دے اللہ اس کے لیے جنت کے اعلیٰ حصے میں گھر بنا دیتا ہے.” (سنن)
اثر: دنیا میں **وقارِ نظر** تب ملتا ہے جب زبان/دل **جھگڑے** سے پاک ہوں—کل **أرائك** ملتی ہے۔

(د) **روایتِ اہلِ بیتؑ—سرورِ قرب**
موعظت: “قرب کی لذّت دل کے **صفا** سے ہے؛ دل پاک ہو تو نظر **نور** بنتی ہے.”
اثر: **تزکیه** کرو—نظر خود **نظارۂ نعمت** بن جائے گی۔

24۔ تَعۡرِفُ فِيۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ ﴿٢٤﴾

تم ان کے چہروں ہی سے نعمتوں کی تازگی معلوم کر لو گے۔

(اظهر)

وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا
“اور اللہ انھیں تازگیِ چہرہ اور سرور عطا کرے گا.”
(الإنسان، 76:11)

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ
إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ
“اُس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف متوجه ہوں گے.”
(القیامة، 75:22–23)

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ • ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ
“اس دن کچھ چہرے کھلے ہوئے ہوں گے؛ ہنستے مسکراتے، خوش.”
(عبس، 80:38–39)

تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ
“اس دن کچھ چہرے سفید (روشن) ہوں گے اور کچھ سیاہ.”
(آلِ عمران، 3:106)

سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ

"ان کی پیشانیوں پر سجدے کے اثرات (نشان) ہوں گے۔"
(الفتح، 48:29)

لفظی ترجمہ
تَعْرِفُ —تو پہچانے گا/پہچان لی جائے گی
فِي —میں/پر
وُجُوهِهِمْ —ان کے چہروں میں/پر
نَضْرَةَ —تروتازگی/رونق/چمک
النَّعِيمِ —نعمت (کی) / نعمت کی چمک
لفظی ترجمہ" :تو ان کے چہروں میں نعمت کی تازگی پہچان لے گا"۔
بامحاورہ ترجمہ" :ان کے چہروں پر تم نعمت کی چمک اور تروتازگی صاف دیکھ لو گے"۔

جو لوگ دنیا میں **پورا دیتے** رہے، امانت و عدل نبھاتے رہے (کوئی بے ایمانی نہیں کی، کوئی کرپشن نہیں کیا)—آخرت میں ان کے چہروں پر **سکون، وقار اور شادمانی** کی جھلک ہوگی؛ نعمت **چہرہ بن کر** ظاہر ہو گی۔

سوال (عملی)" :دنیا میں بھی نیکی چہرے پر آتی ہے؟"
جواب :آیت کا اصل مقام آخرت ہے، مگر دنیا میں بھی "قلبِ سلیم" کا اثر **وقارِ نظر**، **نرمیِ لہجہ** اور **اطمینان** بن کر جھلکتا ہے—البتہ فیصلہ ہمیشہ **باطن** سے ہے، ہم ظواہر کے دھوکے سے بچیں۔

سوال (حدِّ ادراک)" :کیا ہم دنیا میں کسی کے چہرے سے فیصلہ کریں؟"
جواب :نہیں؛ "إن الله لا ينظر إلى صوركم... ولكن ينظر إلى قلوبكم" (مفہومِ حدیث)—چہرے نہیں، **دل/اعمال** معیار ہیں؛ آیت آخرت کی **کھلی شہادت** بتا رہی ہے۔

احادیثِ / روایات (مضمون و مفہوم)
(الف) **"إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ" (متفق علیه)**
"میری امت قیامت کے دن وضو کے اثر سے ماتھے ہاتھ پاؤں **چمکتے** ہوئے پکاری جائے گی"۔

(ب) "الصلاة نورٌ، والصدقة برهانٌ، والصبر ضياءٌ" (مسلم)
نماز نور ہے، صدقہ دلیل، صبر روشنی۔

(ج) **موعظتِ اہلِ بیتؑ — (مضمون)**
"نیت خالص اور رزق حلال ہو تو چہرہ **وقار** بولتا ہے؛ ریا و غشّ دل کو سیاہ اور نظر کو بےنور کر دیتے ہیں"۔

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا
"اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لیے پورا کر دے اور ہمیں بخش دے"۔
(التحریم، 66:8)

"اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَحَلِّنِي بِحِلْيَةِ الصَّالِحِينَ، وَأَلْبِسْنِي زِينَةَ الْمُتَّقِينَ".
ترجمہ: "اے اللہ! مجھے نیکوں کے زیور سے آراستہ کر، اور متقیوں کی زینت پہنائے"۔
سَحِيفَۂ سَجَّادِيَّہ، دعا 20 (مکارم الأخلاق)

رحیق مختوم

25۔ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾

(بلاغ القرآن)

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِن مَّعِينٍ • لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ
"ان پر صاف چشموں (کا مشروب) کے جام گردش کریں گے—نہ لَغو ہوگا نہ گناہ."
(الطور، 52:23)

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ
"نہ اس میں کوئی ضرر (غول) ہوگا، نہ وہ اس سے بے ہوش/بے عقل ہوں گے."
(الصافات، 37:47)

لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ
"نہ اس سے سر درد ہوگا، نہ عقل جاتی رہے گی."
(الواقعة، 56:19)

وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا
"اور ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ مشروب پلائے گا."
(الإنسان، 76:21)

فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ… وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ
"اس میں نہ باسی ہونے والے پانی کی نہریں ہیں… اور ایسی شراب کی نہریں جو پینے والوں کے لیے لذّت ہے."
(محمد، 47:15)

كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا… يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللهِ
"(جنت کا) جام جس کا ملاپ کافور سے ہوگا… جس سے اللہ کے بندے پئیں گے."
(الإنسان، 76:5–6)

abc لفظی ترجمہ

يُسْقَوْنَ —انہیں پلایا جائے گا/وہ سیراب کیے جائیں گے
مِنْ —سے/میں سے
رَحِيقٍ —نہایت خالص/اصلی شربت) پاکیزہ شراب (nectar)
مَّخْتُومٍ —مہر شدہ/سیل کیا ہوا
پوری آیت کا لفظی ترجمہ: "انہیں خالص، مہر شدہ (پاکیزہ) مشروب سے پلایا جائے گا۔"
بامحاورہ ترجمہ: "ان کو بالکل خالص، مہر بند شرابِ طہور (پاکیزہ مشروب) پلائی جائے گی۔"

🔍 لغوی و صرفی تحقیق

- **يُسْقَوْنَ**: مجہول—عزّت افزائی کے ساتھ **پلایا جانا** (خدمت/اکرام کا انداز)۔
- **رَحِيق**: عربی میں **بالکل خالص شراب** (جس میں تلچھٹ/غلاظت نہ ہو)؛ یہاں جنتی مشروب کی **پاکیزگی/شفافیت** مراد۔
- **مَخْتُوم**": مہر شدہ"—حفظ و وقار کی علامت؛ اگلی آیت (26) اس مہر کا خوشبو دار وصف بتاتی ہے ("خِتَامُهُ مِسْكٌ")۔

🧠 دنیا کی "شراب" عقل و صحت چھینتی ہے؛ جنت کی "شراب "**نور** اور **سکون** بڑھاتی ہے—نہ لغو، نہ اثم، نہ غول۔ "مختوم" بتاتا ہے: نعمت **محفوظ، خالص، شخصی اکرام** کی صورت میں ملے گی—کوئی آمیزش/کمی نہیں۔

❓ **سوال (سیکولر معترض)** "**:**جنت میں بھی 'شراب'؟ کیا یہ دنیا کی شراب جیسی ہے؟"

✅ **جواب** **:**نہیں؛ قرآن بار بار کہتا ہے **:لا لغو، لا تأثیم، لا غول، لا یُنزَفون**— یعنی نہ گناہ جنتی شراب سے جڑتا ہے، نہ عقل بگڑتی ہے، نہ جسمانی ضرر۔ یہ **پاکیزہ لذّت** اور **قرب** کی علامت ہے، دنیاوی نشے کی نہیں۔

❓ **سوال:** "پھر دنیا کی شراب کیوں حرام؟"

✅ **جواب** **:**دنیا کی شراب **عقل/صحت/حقوق** بگاڑتی ہے؛ جنت کی شراب **اجرِ تقویٰ** ہے—اس کے لیے دنیا میں **صبر/پرہیز** شرط ہے۔ جو یہاں عقل بیچ کر لذّت ڈھونڈے، وہاں کی **اصل لذّت** سے محرومی مول لیتا ہے (37:47؛ 56:19)۔

📜 **احادیث و روایت (مضمون و مفہوم)**

(الف) حوضِ کوثر (متفق علیه/بخاری-مسلم کے مضامین):
نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے **کوثر** دیا گیا... میرا حوض ایک مہینے کی مسافت جتنا (وسیع) ہے، اس کا پانی دودھ سے سفید، شہد سے میٹھا، اس کے برتن ستاروں جیسے؛ **جو ایک گھونٹ پی لے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا**"۔

(ب) دنیا کی خمر اور آخرت کی محرومی (صحیح مسلم — مفہوم):
"جو دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے، اسے آخرت کی (جنتی) شراب نصیب نہ ہوگی"۔

(ج) صدقه/سقایت (ترغیب)
ایک پیاسے جانور کو پانی پلانے پر بخشش—"اللہ نے اس کی قدر کی اور اسے بخش دیا" (بخاری/مسلم)۔
اثر: کسی کی پیاس بجھاؤ—کل **یُسْقَون** کی صف میں عزت پاؤ گے۔

🤲 **"اے اللہ! میری پیاس کو اپنے قرب کے جام سے بجھا دے، اور مجھے اُن میں لکھ جنہیں تو شرابًا طهورًا پلاتا ہے"۔**
صحیفۂ سجّادیه) (مکارم الأخلاق) منتخب مفہوم:

26۔ خِتٰمُهٗ مِسۡکٌ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِکَ فَلۡیَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ﴿۲۶﴾

جس پر مشک کی مہر ہوگی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہئے۔
(جوناگڑھی)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
"خیرات میں ایک دوسرے سے سبقت لو۔"
(البقرة، 2:148)

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ
"مغفرت کی طرف سبقت کرو۔"
(آلِ عمران، 3:133)

وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ
"اور انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔"
(النجم، 53:39)

🔍 لغوی و صرفی تحقیق

- **خِتَام**: ختم/اختتام، یا —**Sealing**مشروب کی **مہر** یا **آخر میں منه میں رہ جانے والی خوشبو**۔
- **مِسْك**: خالص مُشک؛ **نفاست/طہارت** اور **دل آویزی** کی علامت۔

🧠 تدبّر و معقول تفسیر

- "**خِتَامُهُ مِسْك**" صرف حسّی خوشبو نہیں؛ یہ **حسنِ انجام** کی علامت بھی ہے: اہلِ ابرار کے سفروں کا **اختتام خوشبودار** ہے—کڑوا ہنگامہ نہیں۔
- "**فلیتنافس**" بتاتا ہے: دین **جمود** نہیں سکھاتا؛ خیر میں **سرگرم دوڑ** سکھاتا ہے—دوڑ ایسی جو **کسی کو گرا کر نہیں** بلکه **خود کو اٹھا کر** جیتی جاتی ہے۔

❓ **سوال (اخلاق خدشه)**: "مسابقت کہیں ریا/حسد نه بن جائے؟"

✅ **جواب**: قرآن کی مسابقت **غِبطه** ہے، **حسد** نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "لا حسد إلا في اثنتين..."—(1) جسے قرآن دیا گیا اور وہ رات دن تلاوت و عمل کرے، (2) جسے مال دیا گیا اور وہ دن رات خرچ کرے—یعنی **رشکِ خیر**، نه که **نقصانِ غیر**۔

← **غِبطه**

یعنی: کسی دوسرے کے پاس جو نعمت ہے وہ تمہارے پاس بھی ہو، مگر یہ نہ چاہو کہ اس کے پاس سے وہ نعمت چھن جائے۔

- **حسد** =یہ چاہنا کہ دوسرے کی نعمت ختم ہو۔
- **غِبطہ** =یہ چاہنا کہ ویسی نعمت مجھے بھی ملے، بغیر اس کے زوال کے۔

"الكَيِّسُ مَن دانَ نفسَهُ، وعملَ لما بعدَ الموت".
"عاقل وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے".
(ترمذی)

27۔ وَ مِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍ ﴿۲۷﴾

اور تسنیم میں سے اس کی آمیزش ہوگی۔
(اظھر)

لفظی ترجمہ

وَ —اور
مِزَاجُهٗ —اس (جام) کا ملاپ/مکسچر
مِن —سے
تَسْنِيمٍ —تسنیم (بلندی سے بہنے والا چشمہ)
بامحاورہ ترجمہ" :اور اس میں تسنیم کے چشمے کی آمیزش ہوگی۔"

شانِ نزول / پس منظر

مکّہ کے مشرکین دنیاوی شراب و لذّت پر فخر کرتے تھے؛ قرآن نے جواب دیا: حقیقی شرف و عیش وہ ہے جو **خالص** اور **پاکیزہ** ہے، جس کا منبع بھی **اونچا و بلند** ہے—یہ ہے تسنیم۔

سوال (معترض)" :یہ تسنیم محض شاعرانہ تعبیر ہے یا حقیقت؟"

جواب :قرآن کے سیاق میں یہ **حقیقی لذّت** ہے، لیکن اس کی کیفیت ایسی ہے جو دنیا کی مثال سے بیان نہیں کی جا سکتی۔ قرآن نے بارہا کہا: "فلا تعلم

نفس ما أخفي لهم..."کوئی متنفس نہیں جانتا کہ اُن کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔" (السجدة، 32:17)۔

🤲🏻 **اللَّهُمَّ اجعل قلوبَنا عيونًا تفيضُ من تسنيمِ ذِكرك**
"اے اللہ! ہمارے دلوں کو تیرے ذکر کے چشمے تسنیم سے بہا دے۔" (دعائے مأثور مضمون)

28۔ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾

ایک ایسا چشمہ جس میں سے مقربین نوش فرمائیں گے۔
(اظھر)

وَعُيُونٍ يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ
"اور چشمے، جن سے مقربین پئیں گے۔"
(الإنسان، 76:6 کا مشابه مضمون)

🔤 **لفظی ترجمه**
عَيْنًا —ایک چشمه / بہتا پانی
يَشْرَبُ —پئیں گے / نوش کریں گے
بِهَا —اس سے / اسی چشمے سے
الْمُقَرَّبُونَ —مقربین (اللہ کے خاص قرب کے حاملین)
پوری آیت کا لفظی ترجمہ": ایک چشمه جس سے مقربین پئیں گے۔"
بامحاورہ ترجمہ": (وہ جام ہے) ایک چشمه جس سے اللہ کے مقرب بندے براہِ راست سیراب ہوں گے۔"

🕰️ **شانِ نزول / پس منظر**
یه آیت اس بات پر زور دیتی ہے که **ابرار** کو جام ملے گا جس میں "تسنیم" کی آمیزش ہوگی، جبکه **مقربون** اس تسنیم چشمے سے براہِ راست پئیں گے۔
یه فرق درجات کی طرف اشارہ ہے: ہر نیک کو ملے گا، مگر مقربین کو **سب سے اعلیٰ نصیب** ہوگا۔

❓ **سوال (معترض)":** کیا یه درجاتی تقسیم ناانصافی نہیں؟"

جواب :نہیں؛ یہ محض انصاف ہے۔ جس نے زیادہ محنت، قرب، اخلاص کیا—وہ اعلیٰ درجہ کا مستحق ہے۔ دنیا میں بھی محنتی کو زیادہ اجر ملتا ہے۔

سوال (عملی) “ :کیا سب مقرب بن سکتے ہیں؟”
جواب :ہاں؛ قرب کا دروازہ کھلا ہے، مگر شرط ہے اخلاص + صبر + دوام۔

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا
“اے ہمارے رب! ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر اور ہمارے کام میں ہمیں راہِ راست مہیا کر دے۔”
(الکہف، 18:10)

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِينَ
“اے اللہ! مجھے اپنے مقرب بندوں میں شامل کر دے۔” (دعائے مأثور مضمون)

مذاق اڑاتے تھے مومنوں کا

29۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾

یقینا وہ جنہوں نے جرم کیا (دنیا میں) ایمان والوں پر ہنستے تھے۔
(اظھر)

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ، وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً، وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ
ترجمہ: “اور ہم چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو زمین میں کمزور کر دیا گیا ہے اُن پر احسان کریں، اور اُنہیں پیشوا بنائیں، اور اُنہیں وارث بنا دیں۔”
(القصص، 28:5)

لفظی ترجمہ
إِنَّ — بے شک
الَّذِينَ —وہ لوگ
أَجْرَمُوا —جنہوں نے جرم کیا / گناہ کیے
كَانُوا —وہ تھے / ہوتے تھے
مِنَ —میں سے / پر

الَّذِينَ —وہ لوگ جو
آمَنُوا —ایمان لائے
يَضْحَكُونَ —ہنستے تھے / مذاق اڑاتے تھے
لفظی ترجمہ“ :بے شک جنھوں نے جرم کیے وہ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔”
بامحاورہ ترجمہ“ :یقیناً مجرم لوگ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے تھے۔”

💡 مجرمین کا معیار = طنز/تمسخر کرنا؛ مؤمن کا معیار = صبر/ثبات۔
کل پلٹ ہوگا: طنز کرنے والے رونے والے ہوں گے، اور مذاق اُڑائے گئے مؤمن ہنسنے والے ہوں گے۔

🧪 **اخلاق/سماج**
استہزا ایک **سماجی ہتھیار** ہے جو حق کو کمزور دکھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: مؤمن کو چاہیے کہ وہ ہنسی کو برداشت کرے، کیونکہ کل کا قہقہہ ایمان کے حق میں ہے۔

📜 **“بدأ الإسلام غريبًا، وسيعود غريبًا كما بدأ، فطوبى للغرباء.” (مسلم)**
“اسلام اجنبی شروع ہوا اور پھر اجنبی ہوگا، پس خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے”.
ربط :اجنبیوں پر ہنسا جاتا ہے، مگر رب کے ہاں انعام پاتے ہیں۔

🕯️ “ إنّ أهل الحقّ قَلِيلٌ، وهم أعظم الناس قدرًا عند الله”.
“اہلِ حق قلیل ہوتے ہیں، مگر اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم۔” **(امام علیؑ، نہج البلاغہ)**

30۔ وَ اِذَا مَرُّوۡا بِهِمۡ يَتَغَامَزُوۡنَ ﴿۳۰﴾

اور جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھوں سے اشارے کرتے۔
(اظهر)

وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انقَلَبُوا فَكِهِينَ
“اور جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو ہنسی مذاق کرتے ہوئے پلٹتے۔”
(المطفّفين، 83:31)

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ
"اور جب ان (مؤمنوں) کو دیکھتے تو کہتے: یہ لوگ تو ضرور گمراہ ہیں!"
(المطفّفین، 83:32)

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ
"بڑی خرابی ہے ہر طعنہ زَن، بدگو کے لیے۔"
(الہمزہ، 104:1)

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ... وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ
"کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے... اور ایک دوسرے پر طعن مت کرو۔"
(الحجرات، 49:11)

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ
"جو (ایمان والوں میں) دل کھول کر صدقہ دینے والوں پر طعن کرتے ہیں۔"
(التوبہ، 9:79)

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا
"اور جب وہ لغو کے پاس سے گزرتے ہیں تو باوقار انداز میں گزر جاتے ہیں۔"
(الفرقان، 25:72)

مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
"ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔"
(یس، 36:30)

🔤 **وَ** —اور
إِذَا —جب
مَرُّوا —وہ گزرے
بِهِمْ —ان کے پاس سے/ان پر (یعنی مؤمنوں کے قریب سے)
يَتَغَامَزُونَ —وہ ایک دوسرے کو آنکھوں کے اشارے کرتے/کنایہ سے چوٹیں کرتے
**لفظی ترجمہ": **اور جب وہ ان (مؤمنوں) کے پاس سے گزرتے تو ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کرتے (تاکہ مذاق اڑائیں)۔"
**بامحاورہ ترجمہ": **جب وہ اہلِ ایمان کے قریب سے گزرتے تو آنکھوں کے اشاروں سے اُن کا تمسخر کرتے۔"

🧠 قرآن نے **جسمانی زبان** (body language) کی بدکرداری بھی جرم قرار دی: صرف گالی نہیں، **طنزیہ اشارے** بھی ظلم ہیں—وہ کمزور دلوں کو توڑتے ہیں، سچائی کو حقیر بناتے ہیں اور باطل کو "cool" دکھاتے ہیں۔

💡 راہ چلتے، دفتر میں، کلاس میں، سوشل میڈیا پر—کسی کے دین/غربت/ظاہری کمزوری پر **آنکھ مارنا، ایموجی/میم سے چوٹ کرنا**— یہ سب "یتغامزون" کے ذیل میں آتا ہے: مؤمن کا شیوہ نہیں۔

❓ **سوال ('صرف مزاح' کا بہانہ)**: "ہم تو بس ہنسی مذاق کرتے ہیں، نقصان کیا؟"

✅ **جواب**: قرآن نے اسے **فِتنه و ذلّت** کہا (49:11؛ 25:72)۔ مذاق جب عزّت توڑے تو وہ ظلم ہے، مزاح نہیں۔ "المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده" — مؤمن وہ ہے جس کی زبان/ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔

❓ **سوال (قانونی رخ)**: "کیا یہ شرعاً قابلِ تعزیر ہے؟"

✅ **جواب**: حد نہیں مگر **تعزیر/تادیب** ہے؛ اگر چوٹ **ہتکِ حرمت/افواہ/حرج** بنے تو قاضی روک سکتا ہے۔ اصل علاج: **تزکیۂ نفس + اخلاقِ نظم**۔

❓ **سوال (مظلوم کی رہنمائی)**: "اگر مجھ پر ایسا ہو تو کیا کروں؟"

✅ **جواب** (1) **مروا کِرَاماً**—وقار سے آگے بڑھو (25:72)؛
(2) **گواہی/ثبوت** محفوظ رکھو؛
(3) مناسب فورم/بزرگ/انتظامیہ کو اطلاع؛
(4) **استغفار + صبر**—انجام الٹا ہوگا (83:34–36)۔

📜 **"مَن كان يؤمنُ بالله واليومِ الآخرِ فليقلْ خيرًا أو ليصمُتْ." (بخاری/مسلم)**
یا خیر بولو، یا خاموش رہو
—تمسخر نہ "خیر" ہے نہ "خاموشی"۔

🕊️ **رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا**
"اے رب! ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ۔"
(الحشر، 59:10)

🤲 **اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَلِسَانِي مِنَ الْكِذْبِ، وَاجْعَلْ نَظَرِي رَحْمَةً لا سُخْرِيَّةً**
"اے اللہ! میرا دل نفاق سے اور زبان جھوٹ سے پاک کر، اور میری نظر کو رحمت بنا، تمسخر نہیں۔"
)دعائے مأثور)

31۔ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور جب اپنے گھروالوں کی طرف لوٹتے تو لوٹتے اتراتے ہوئے۔
(اظھر)

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا، وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ
"اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں کہتے ہیں: ہم ایمان لائے؛ اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔"
(البقرة، 2:14)

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ
"انہیں چھوڑ دو کہ کھائیں، مزے کریں اور لمبی امید انہیں غافل رکھے۔"
(الحجر، 15:3)

لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ
"اتراؤ نہیں، بیشک اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"
(القصص، 28:76)

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ
"یقیناً مجرم ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔"
(المطفّفين، 83:29)

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ
"اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے: یہ لوگ تو ضرور گمراہ ہیں!"
(المطفّفين، 83:32)

abc لفظی ترجمہ

وَ —اور
إِذَا —جب
انقَلَبُوا —وہ پلٹے/لوٹے
إِلَىٰ —کی طرف
أَهْلِهِمْ —اپنے لوگوں/گھر والوں کے پاس
انقَلَبُوا —لوٹے
فَكِهِينَ —ہنسی خوشی/دل لگی کرتے/اترا کر

لفظی ترجمہ" :اور جب وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹتے تو ہنسی خوشی (دل لگی/اترا کر) لوٹتے تھے۔"

بامحاورہ ترجمہ" :وہ جب اپنے گروہ کے پاس پلٹتے، تو تمسخرانہ مسرت کے ساتھ لوٹتے تھے۔"

یہاں لفظ "اھل" استعمال ہوا ہے، جسکا اردو ترجمہ کسی نے "گھر"، "والوں"، "گھر والوں"، یا "اھل" ہی سے کیا ہے۔
انگریزی کے صحیح انٹرنیشنل نے “People” لکھا ہے، اور مولانا وحیدالدین نے "لوگوں" سے ترجمہ کیا ہے۔

شانِ نزول / پس منظر
قریش کے بعض سردار و گروہ اہلِ ایمان پر چوٹیں کر کے اپنی محفلوں میں **فخر و قہقہے** کرتے—گھر/حلقۂ یاراں میں انہی طعنوں کو "مزاح" بنا کر دہراتے؛ آیت اسی **کلچرِ تمسخر** کو نشانۂ عبرت بناتی ہے۔

یہ صرف قہقہہ نہیں، **اخلاقی نرگسیت** ہے: حق کا مذاق اور باطل پر سرور۔ ایسے لوگ اپنی کمیونٹی/ایکوچیمبر میں "validation" لیتے ہیں—قرآن بتاتا ہے کہ یہ سرور جلد **حسرت** میں بدلے گا (83:34–36 میں الٹ منظر)۔

یاد رہے، آج کے دور میں ہمارے یہاں "فرقہ واریت" میں یہی ہوتا ہے۔ محفل ہ مجلس میں ایک دوسرے کا مذاق اڑانا اور داد لینا۔ (کوئی بندہ کتنا غلط ہی کیوں نہ ہو، آپ اسکو اسکی عقلی و علمی لیول کے حساب سے معقول و دلیل سے سمجھائیں۔(پر بات یہ ہے کہ معقول و علمی دلیل صرف اُسی کے پاس ہوتی ہے جو "حق" پر ہوتا ہے۔ باقی کے پاس جواب فرعون کی طرح مذاق اڑانے کے علاوہ اور کوئی حربہ نہیں ہوتا۔)

باطل کا مزاح ایسا "سرور" ہے جو **کسی کی عزت توڑے**؛ مؤمن کا سرور ایسا ہے جو **دل جوڑے**۔ پہلی قسم کا قہقہہ آخرت میں **خاموش چیخ** بنے گا۔

سوال: 'کیا خوشی بُری ہے؟':
خوشی بُری نہیں؛ **استہزائی خوشی** بُری ہے—جو حقیر کرے/گمراہی پر اترائے (28:76)۔

❓ **سوال :'صرف jokes ہی تو تھے!'**

✅ جب "جوک" کسی کمزور/متدیّن/غریب کی تحقیر بن جائے تو وہ **ظلم** ہے (49:11)؛ **مزاح = رحمت، تمسخر = ظلم۔**

"اے لوگوں ، جو ایمان لائے ہو ، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دور سے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لائے" (49:11)

"وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ".
"اس کے لیے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے— ہلاکت ہے اس کے لیے، ہلاکت ہے اس کے لیے!"
(سنن ابی داؤد/ترمذی)

"مَن كان يؤمنُ بالله واليومِ الآخر فليقلْ خيرًا أو ليصمُتْ".
"جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر کی بات کرے یا خاموش رہے".
(بخاری/مسلم)

32۔ وَ اِذَا رَاَوۡہُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوۡنَ ﴿۳۲﴾

اور جب ان (مومنین) کو دیکھتے تو کہتے تھے: یہ لوگ یقینا گمراہ ہیں۔
(بلاغ القرآن)

أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ
"کیا ہم ایسے ایمان لائیں جیسے بیوقوف لائے؟"
(البقرة، 2:13)

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ
"کافروں نے مومنوں سے کہا: اگر یہ (دین) بھلائی ہوتا تو یہ ہم سے پہلے نہ پہنچتے۔"
(الأحقاف، 46:11)

أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا
"کیا انہی پر اللہ نے ہم میں سے فضل کیا ہے؟"
(الأنعام، 6:53)

إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ

"ہم تو تمہیں ضرور ہی بیوقوفی میں مبتلا دیکھتے ہیں."
(الأعراف، 7:66)

وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ
"اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو مذاق اڑاتے ہیں."
(الصافات، 37:14)

مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
"ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں."
(یس، 36:30)

لفظی ترجمہ

وَ —اور
إِذَا —جب
رَأَوْهُمْ —انہیں دیکھا
قَالُوا —کہنے لگے
إِنَّ —یقیناً
هَـٰؤُلَاءِ —یہ لوگ
لَ —بلاشبہ/ضرور (لامِ تاکید)
ضَالُّونَ —گمراہ ہیں

لفظی ترجمہ: "اور جب وہ انہیں دیکھتے تو کہتے: یقیناً یہ لوگ ضرور گمراہ ہیں۔"
بامحاورہ ترجمہ: "جب بھی مومنوں کو دیکھتے، تمسخر سے کہتے: یہ تو بالکل گمراہ لوگ ہیں"!

شانِ نزول / پس منظر

قریش کے متکبرین نو مسلم/کمزور اہلِ ایمان کو دیکھ کر **سفہاء/گمراہ** کہتے، تاکہ لوگوں کے سامنے ان کی مذہبی سچائی کو **بدنام** کریں—یہی رویہ ہر دور کے **استہزائی اشرافیہ** میں دکھائی دیتا ہے۔

حضرت علی (علیہ السلام) چند مومنین کے ہمراہ قریش کے کافروں کے پاس سے گزر رہے تھے۔ یہ کافر لوگ حضرت علی (علیہ السلام) کو دیکھ کر ہنسنے لگے اور انہیں کمتر سمجھنے لگے تو یہ آیات حضرت علی (علیہ السلام) کے رسول اللہ کی خدمت میں واپس پہنچنے سے پہلے نازل ہو گئی تھیں۔ (البحر المحیط ۱۰:۴۳۱۔ شواہد التنزیل ذیل آیت۔ الکشاف۔ تفسیر کبیر رازی ذیل آیت) (تفسیر کوثر)

🧠 باطل جب دلیل نہ رکھے تو **لیبلنگ** کرتا ہے: "گمراہ، پسماندہ، فنڈامنٹلسٹ..."—قرآن بتاتا ہے: یہ **نارم سیٹنگ** (social labeling) ہے؛ سچائی کمزور نظر آئے، اسی لیے **تمسخر + فتویٰ** کی جوڑی چلتی ہے۔

🤲 **يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ**
"اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔"
(ترمذی — اذکار)

33۔ وَ مَآ اُرۡسِلُوۡا عَلَيۡهِمۡ حٰفِظِيۡنَؕ ﴿۳۳﴾

وہ ان پر محافظ بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

(اظہر)

وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ
"ہم نے آپ کو ان پر نگہبان نہیں بنایا اور نہ آپ ان پر کارساز ہیں۔"
(الأنعام، 6:107)

عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ
"تم پر تمہاری ذمے داری ہے؛ جب تم ہدایت پر ہو تو جو گمراہ ہو وہ تمہیں ضرر نہیں دے گا۔"
(المائدة، 5:105)

وَلَا تَجَسَّسُوا
"اور تجسس نہ کرو (ٹوہ نہ لگاؤ)۔"
(الحجرات، 49:12)

🔤 **لفظی ترجمہ**

وَ —اور
مَا —نہیں / ہرگز نہیں
أُرْسِلُوا —بھیجے گئے (وہ) (مجہول)
عَلَيْهِمْ —ان پر/ان کے اوپر
حَافِظِينَ —نگہبان/نگران/داروغہ (جمع)

لفظی ترجمہ“ :اور (یہ مجرم) ان پر ہرگز نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے۔”
بامحاورہ ترجمہ“ :یہ لوگ (مؤمنوں پر) نگران مقرر نہیں تھے (کہ فیصلے بانٹتے پھریں)۔”

💡 اپنے آپ کو سنبھالو، دوسروں کے دلوں کا **غیر مجاز نگران** مت بنو۔ دعوت حکمت سے دو، **جاسوسی/تحقیر** سے نہیں؛ حساب پروردگار کے پاس ہے۔

⚒️ عملی پہلو (آج کے لیے)

- **Leave what doesn't concern you** ” : من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه”. (رياض الصالحين: 67)
- **No spying**: ذاتی چیٹس/پروفائلز کی ٹوہ، **Screenshots shaming**— یہ سب 49:12 کی زد میں۔
- **Positive oversight**: گھر/دفتر میں **واضح قواعد + شفاف عمل**؛ افراد کی نیتوں پر فیصلے نہیں۔

📜 **“الدِّينُ النَّصِيحة ”.**(مسلم)
دین خیر خواہی ہے—**نصیحت** ہاں، **نکتہ چینی** نہیں۔

📜 **روایتِ اہلِ بیتؑ (مضمون):**
“خدا تمہیں اپنے نفس میں مصروف رکھے حتی کہ تم لوگوں کے عیوب سے غافل ہو جاؤ — ”.**خودی کی اصلاح پہلے۔**

🤲 “اے اللہ! مجھے لوگوں کے عیب چھپانے والا اور ان کی بھلائیاں ظاہر کرنے والا بنا، اور میری نصیحت کو نرمی و حکمت عطا کر”.
صحیفۂ سجّادیہ — دعا 20 مکارم الأخلاق، duas.org

مومن اب ہنسیں گیں

34۔ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

تو آج ایمان والے کفار پر ہنس رہیں ہوں گے۔

(اظھر)

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ
"پس آج (قیامت کے دن) ایمان والے کافروں پر ہنس رہے ہوں گے۔"
(المطفّفين، 83:34)

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ
"وہ مسندوں پر بیٹھے (مناظرِ عدل) دیکھ رہے ہوں گے۔"
(المطفّفين، 83:35)

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
"کیا کافروں کو (آج) وہی بدلہ دے دیا گیا جو وہ کیا کرتے تھے؟"
(المطفّفين، 83:36)

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا
"پس آج کسی جان پر ذرّہ برابر ظلم نہ ہوگا۔"
(یس، 36:54)

الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
"آج ہر جان کو اس کے کئے کا پورا بدلہ ملے گا۔"
(غافر، 40:17)

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ
"دنیا میں مجرم ایمان والوں پر ہنستے تھے۔"
(المطفّفين، 83:29)

"وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ."
انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔
(النجم 39)

لفظی ترجمہ

فَ —تو/پس
الْيَوْمَ —آج (قیامت کے دن)
الَّذِينَ —وہ لوگ جو
آمَنُوا —ایمان لائے
مِنَ —کی طرف سے/کے مقابل
الْكُفَّارِ —کافروں (کے)
يَضْحَكُونَ —ہنسیں گے/خوش ہوں گے

پوری آیت کا لفظی ترجمہ" :پس آج ایمان والے کافروں (کے مقابل) ہنس رہے ہوں گے۔"
بامحاورہ ترجمہ" :آج (یعنی یومِ جزا) ایمان والے، کافروں پر غالب آکر مسرّت محسوس کر رہے ہوں گے۔"

🧠 یہ آیت **کائناتی توازن** کا اعلان ہے: دنیا میں حق پر قائم رہنا بسا اوقات ہنسی کا نشانہ بنتا ہے، مگر انجام میں **معیار بدل** جاتا ہے—قہقہہ اب **عدل** کا ہوتا ہے، نہ کہ تحقیر کا۔ یہ مومن کے حوصلے کے لئے **نفسیاتی مرہم** بھی ہے۔

📜 **"مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ".**(بخاری) —
جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے، اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

🕯️ **رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا**
"اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم جما دے۔"
(البقرة، 2:250)

🕯️ **رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا**
"اے رب! ہمیں کافروں کے لیے آزمائش نہ بنا اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے رب"!
(الممتحنة، 60:5)

🤲 اے اللہ! میرے باطن کو اپنی اطاعت سے زندہ کر دے اور میرا انجام عزت پر کر دے، نہ ذلت پر".
صحیفۂ سجّادیہ — دعا 7 (طلبِ مغفرت)، منتخب جملہ:

🌙 **اہلِ بیتؑ کی موعظت (مضمون):**
"مظلوم کے آنسو عدل کے دن مسکراہٹ بن جائیں گے؛ حق والا صابر رہے تو انجام اس کے حق میں پلٹے گا".

35۔ عَلَى الْأَرَآئِکِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

وہ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔

(وحیدالدین)

عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ
"تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔"
(الواقعة، 56:15–16)

مُتَّكِئِينَ عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا
"ارائج پر ٹیک لگائے ہوں گے؛ نہ تپش دیکھیں گے نہ شدید سردی۔"
(الإنسان، 76:13)

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ
"وہ اور ان کی بیویاں، سایوں میں، ارائج پر تکیہ لگائے ہوں گے۔"
(یس، 36:56)

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ
"آج ایمان والے کافروں پر ہنس رہے ہوں گے۔"
(المطفّفین، 83:34)

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
"کیا کافروں کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے دیا گیا؟"
(المطفّفین، 83:36)

یہ "نظر" صرف مناظرِ جنت نہیں؛ یہ **حقیقت کا انکشاف** ہے—جنہیں دنیا میں کمزور سمجھا گیا، وہ آج **وقار** کے ساتھ انجام دیکھ رہے ہیں۔ یہ **شماتت** نہیں، **انصاف پر مسرّت** ہے۔

یاد رہے، یہ سورۃ غالبا ابتدائی مکی دور کی سورۃ ہے، جب اسلام اور مسلمانوں کا بہت زیادہ تمسخر اڑایا گیا۔ اسی حساب سے یہ آیات اُن اولین مسلمانوں کے لیے دل جوئی بھی ہے کہ آج ان کو ہنسنے دو، کل کو یہ جان جائیں گے، اور کل کو تمہاری باری بھی آئے گی، ان پر ہنسنے کی۔

رَبَّنَا اكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ
"اے ہمارے رب! ہمیں گواہ بنائے گئے لوگوں میں لکھ لے۔"
(المائدۃ، 5:83)

36۔ هَلۡ ثُوِّبَ الۡكُفَّارُ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ﴿۳۶﴾

کیا کافروں کا ان کے عملوں کا (پورا پورا) بدلہ (نہیں) مل گیا؟

(وحیدالدین)

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
“آج کسی جان پر ذرّہ برابر ظلم نہ ہوگا، اور تم اسی کا بدلہ پاؤ گے جو کرتے تھے.”
(یس، 36:54)

وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
“تمہیں بدلہ صرف اسی کا دیا جائے گا جو تم کرتے رہے.”
(الصافات، 37:39)

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا
“چکھو (عذاب) اس بنا پر کہ تم نے آج کے دن کی ملاقات بھلا رکھی تھی.”
(السجدۃ، 32:14)

الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
“آج ہر جان کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے گا.”
(غافر، 40:17)

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ • وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ
“جس نے ذرّہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرّہ بھر بدی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا.”
(الزلزال، 99:7–8)

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ
“کوئی بوجھ اٹھانے والی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی.”
(الأنعام، 6:164)

لفظی ترجمہ

هَلْ — کیا (استفہام؛ یہاں تقریر/ملامت کے لیے)
ثُوِّبَ — بدلہ دیا گیا/جزا دی گئی (مجہول؛ جذر: ث-و-ب ← ثواب)
الْكُفَّارُ — کافر لوگ
مَا — وہ (جو)
كَانُوا — وہ تھے (عادۃً/ہمیشہ)
يَفْعَلُونَ — کرتے (رہے)

لفظی ترجمہ“ :کیا کافروں کو وہ (ہی) بدلہ دے دیا گیا جو وہ کیا کرتے تھے؟”

بامحاورہ ترجمہ“ :(سو بتاؤ) کیا آج کافروں کو اُن کے کیے کا پورا پورا صلہ نہیں مل گیا؟”

🔍 ثَابَ۔ يَثُوْبُ۔ ثَوْباً ۔ **چلے جانے کے بعد پھر واپس آجانا۔**
اَلثَّائِبُ مِنَ الْبَحْرِ۔ جزر کے بعد سمندر کا بچ رہنے والا پانی۔ بِئْرٌ ثَيِّبٌ ۔ وہ کنواں جس میں دوبارہ پانی پلٹ آئے اور جمع ہو جائے*(تاج و محیط)۔ کتاب الاشتقاق میں ہے کہ **ثَابَ يَثُوْبُ کے معنی رَجَعَ (واپس آجانے) کے ہیں۔** كُلُّ رَاجِعٍ ثَائِبٌ ۔ ہر واپس آنے والے کو ثائبٌ کہا جاتا ہے۔ ابن فارس نے بھی اس کے بنیادی معنی یہی لکھے ہیں۔ (مفہوم القرآن)

🧠 یہ آیت **عدالتِ الٰہی** کی آخری مُہر ہے: جزا **جنسِ عمل** کے مطابق ہے— باطل کا قہقہہ **حسرت** میں، صبرِ ایمان **وقار** میں بدلتا ہے۔ یہ انتقامِ نفس نہیں، **عدلِ خالص** ہے۔

✏️ **یہ آخری موضوع، ہنسنے اور تمسخر والا، اس حوالے سے بھی خاص اور غور طلب ہے کہ یہ سورۃ شروع ہوتی ہے، ناپ تول میں کمی سے۔ یہ سورۃ درس دیتی کہ ناپ تول میں کمی، کرپشن، دھوکے بازی، بے ایمانی ... یہ تو اللہ کے نزدیک بڑی بڑی باتیں ہیں، جبکہ تمہارا کسی کو دیکھ کر sneer or smirk کرنا، آنکھوں کے اشارے کرنا، غلط سوچ و خیالات بھی کائونٹ ہوتے ہیں۔ یعنی حساب تو لازمی ہونا ہے، اور عمل میں ذرہ ذرہ کا ہونا ہے، اور یہ حتمی ہے۔ (بشرطیکہ بندہ توبہ و استغفار کرے، اور اللہ معافی و درگزر سے کام لے۔ کہ اللہ رحمٰن و رحیم ہے۔ پر بندہ اگر اکڑ دکھائے گا، تو اللہ بھی "عدل" سے کام لے گا، پھر تمہیں ہنسنے کا بھی حساب دینا ہوگا۔)**

❓ سوال : رحمت کہاں؟

✅ رحمت **دروازہ بند ہونے سے پہلے** ہے: توبہ، ایمان، اصلاح۔ دروازہ بند ہونے کے بعد **عدل** جاری ہوتا ہے—"إن الله لا يظلم مثقال ذرة."

📘 "خداوند عدل کے ساتھ دنیا کی عدالت کرے گا، اور راستی سے قوموں کا فیصلہ فرمائے گا"۔
(زبُور — Psalms) 98:9)

🕊 رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ
"اے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما؛ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے"۔
(الأعراف، 7:89)

🕯 **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، فَإِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْمَغْفِرَةِ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا وَأَيْتُ مِنْ نَفْسِي وَلَمْ تَجِدْ لَهُ وَفَاءً عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا تَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ بِلِسَانِي ثُمَّ خَالَفَهُ قَلْبِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي رَمَزَاتِ الْأَلْحَاظِ، وَسَقَطَاتِ الْأَلْفَاظِ، وَسَهَوَاتِ الْجَنَانِ، وَهَفَوَاتِ اللِّسَانِ.**
(نہج البلاغہ — مناجاتِ قصیرہ/شرح ابن ابی الحدید) Ahlulbayt Library+1

"اے اللہ! جو کچھ تو میرے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے اسے بخش دے—اگر میں پھر لوٹ آؤں تو پھر اپنی بخشش سے لوٹا۔ اے اللہ! جو میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا مگر پورا نہ کر سکا اسے معاف کر۔ اے اللہ! جو باتیں میں نے تیری طرف زبان سے منسوب کیں مگر دل نے ان کی خلاف ورزی کی انہیں بھی معاف کر۔ **اے اللہ! میری نگاہوں کے خفیہ اشارے (آنکھ مارنا/غمز)**، میری زبان کی لغزشیں، دل کی بھول چوک اور زبان کی پھسلاہٹ—سب معاف فرما۔"

درسِ سورۃ

- اس سورۃ کا اصل موضوع، قیامت کا برپا ہونا، انسانوں کا پھر سے "مر کر جی اٹھنا"، اور حساب کا حتمی ہونا ہے۔ اور یہ اتنا ریئل ہے کہ اعمال لکھے جا رہے ہیں، بلکہ مخصوص جگہ و کتابوں/شیلف میں محفوظ کیے جارہے ہیں، "سجّین" و "علیین". اور ذرہ ذرہ کا حساب کائونٹ ہوتا ہے، حتٰی کہ تمہارا آنکھوں کے اشارے، ہاتھوں کے اشارے، منھ کی مسکراہٹ تک، کہ آیا کسی کا تمسخر اڑانا ہے یا کسی کو شفقت سے دیکھنا ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر ظلم جیسے چوری، قتل، ناحق مال کھانا... ناپ تول میں کمی، یا ڈنڈی مارنا، یا نقص بتائے بغیر بیچنا، یہ سب اللہ کے نزدیک بہت بڑی باتیں ہیں... سب اللہ دیکھ رہا بلکہ کرام کاتبین تمہارے اعمال لکھ رہے۔ (اور حقوق العباد کے معاملے میں اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے)۔

- ان چاروں سورتوں (کورت، شقت، فطرت، مفطففین) کا بنیادی پیغام، قیامت اور resurrection ہے۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا کہ یہ دینِ اسلام کا بہت strong point ہے۔ جو حقیقت، اور سراسر سچ ہے۔ یعنی آج کے لوگ اس سوچ میں ہیں کہ کوئی بھی دین/مذہب کیوں؟ دین محض عقیدے/faith کا نام ہوتا ہے۔ اب بندہ کوئی بھی عقیدہ اختیار کر لے کیا فرق پڑتا ہے؟ فرق پڑتا ہے جب تمہارے اچھے و برے اعمال چیک ہورہے ہوں اور لکھے جارہے ہوں۔ (اور اس حساب سے "اچھے" و "برے" کا تعین بھی وہی کرے گا جو "حساب" لے گا.)۔ پھر دین صرف عقیدے کا نام نہیں بنتا، بلکہی تمہاری "زندگی" بنتا ہے، جب ہنسنا اور

تمسخر اڑانا بھی "اچھے" یا "برے" میں کاؤنٹ ہو پھر سمھ لینا چاہیے، ہر کوشش، ہر عمل "لکھا" جا رہا۔ آیا لکھے جانے کے بعد وہ "علیین" میں گیا؟ یا "سجین" میں؟

ہر عمل، ہر سوچ، ہر قدم اگر ٹیسٹ ہے تو پھر دینِ اسلام عقیدے کا نام نہیں۔ ایک حقیقت و سچ کو آشکار کرنے کا نام ہے۔ جس پر تمہاری یہ دنیاوی عارضی زندگی نہیں، بلکہ جاودانی زندگی کا فیصلہ ہونا ہے۔

Acknowledgment

اس مطالعۂ قرآن میں جہاں کہیں ذاتی خیالات یا تأثرات پیش کیے گئے ہیں، وہ محض میری فہم و بصیرت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کوئی چاہے تو ان کی تائید کرے، کوئی چاہے تو تردید کرے۔ یہ محض فکری آراء ہیں، جو مکمل طور پر درست بھی ہو سکتی ہیں، جزوی طور پر بھی، اور بعض مواقع پر غلط فہمی کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہیں۔
جن مقامات پر 🖉 کا نشان دیا گیا ہے، وہ خصوصی طور پر ذاتی فہم کی نشان دہی کے لیے ہے، اس لیے قارئین انہیں چاہیں تو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ میری کوشش محض فہم قرآن کے ایک سفر کی روداد ہے، نہ کہ کسی حتمی تعبیر کا دعویٰ۔

الحمد للہ رب العٰلمین

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اظہر حسین ابڑو (اللَّهُمَّ ٱغْفِرْ لَهُ وَٱرْحَمْهُ وَعَافِهِ وَٱعْفُ عَنْهُ)
15-Sept-2025